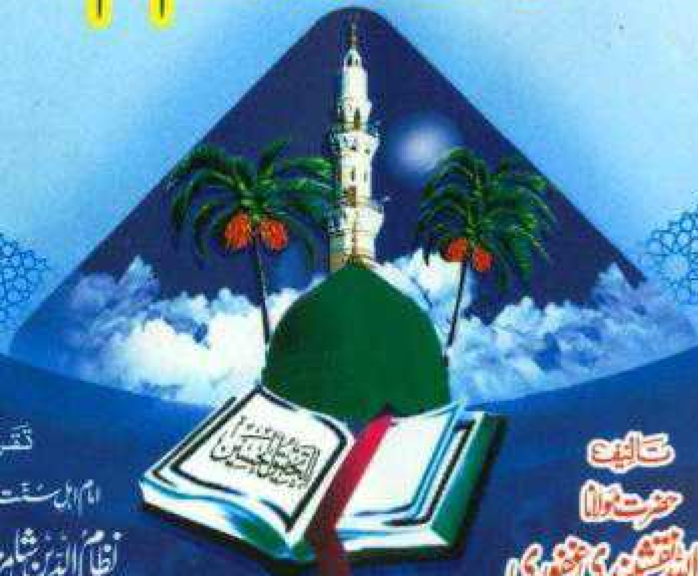
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کے ساتھ درود شریف صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت
اور صلعم صللم ،،، وغیرہ کی کراہت و ممانعت پر ایک علمی تحقیق کا منفرد اور ایمان افروز مجموعہ

التحقیق الحسین

فضیلت صلی اللہ علیہ وسلم و کراہت صلعم صللم



تالیف
حضرت مولانا
روح اللہ نقشبندی غفوری

تقریظ
امام اہل سنت حضرت ڈاکٹر مفتی
نظام الدین شامزی شہید رحمۃ اللہ علیہ
سابق شیخ الحدیث جامعۃ العلوم الاسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

پسند فرمودہ
فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا محمد عبدالحفیظ مکی صاحب
خلیفہ مجاز شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ عمر فاروق

حضور نبی کریم ﷺ کے نام مبارک کے ساتھ درود شریف (صلی اللہ علیہ وسلم) کی فضیلت
اور صلعم، صللم، ؐ، ؑ وغیرہ کی کراہت وممانعت پر ایک علمی تحقیق کا منفرد اور ایمان افروز مجموعہ

فضیلت ﷺ

و

کراہت صلعم صللم

تالیف

مولانا محمد روح اللہ نقشبندی غفوری

پسند فرمودہ

فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا محمد عبد الحفیظ مکی
صاحب دامت برکاتہم العالیہ خلیفہ مجاز شیخ
الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی
رحمۃ اللہ علیہ

تقریظ

امام اہل سنت حضرت علامہ مولانا ڈاکٹر مفتی
نظام الدین شامزئی شہید رحمۃ اللہ علیہ سابق
شیخ الحدیث جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ
بنوری ٹاؤن کراچی

……ناشر……

مکتبہ عمر فاروق

4/491 شاہ فیصل کالونی کراچی

نام کتاب	:	فضیلت اوکراہت صلعم ،صلم
تالیف	:	مولانا روح اللہ نقشبندی غفوری
تعداد	:	۱۱۰۰
طابع	:	زم زم پرنٹنگ پریس کراچی
ناشر	:	فیاض احمد:-021-4594144
	:	موبائل:0334-3432345
	:	مکتبہ عمر فاروق شاہ فیصل کالونی نمبر ۴ کراچی

ملنے کے پتے

☆ دارالاشاعت اُردو بازار کراچی
☆ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی
☆ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ
☆ مکتبہ رحمانیہ اُردو بازار لاہور
☆ کتب خانہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی
☆ مکتبہ علمیہ جی ٹی روڈ اکوڑہ خٹک

فہرست

☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆

انتساب

بعض مصنفین ومولفین حضرات کا یہ طریقہ ہے کہ وہ اپنی تالیف اور اپنی محنت کی نسبت کسی بزرگ شخصیت کی طرف کیا کرتے ہیں تاکہ اس سے ان کو شرف بھی حاصل ہو جائے اور اس شخصیت سے عقیدت ومحبت کا اظہار بھی ہو جائے، بندہ راقم اثیم بھی اپنی کتاب بنام۔

''التحقیق الحسین المعروف بہ فضیلت صلی اللہ علیہ وسلم وکراہت صلعم صللم'' نام رکھا ہے، تو احقر اس کی نسبت محبوب رب العالمین، صاحب التاج والمعراج، راحت قلب وسینہ، صاحب الشفاعۃ، محسن کائنات، محسن انسانیت، نبی المدنی، نبی الحرمی، نبی العربی، محبوب ہر جہاں، محبوب رب العزت، سید المرسلین، سید النبیین، سید المومنین، سید المتقین، سید الصادقین، سید الصابرین، سید الزاہدین، سید العاطفین، سید الازہدین، سید الراکعین، سید الساجدین، سید القانعین، سید العاصدین، سید المرشدین، سید المظفرین، سید المشفقین، سید الطاہرین، سید الشاکرین، سید المطہرین، سید المعظمین، سید المبلغین، سید المفسرین، سید المعلمین، سید العاقلین، سید العالمین......

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی طرف منسوب کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے،

جن کے قدموں میں جنت بسائی گئی
جن کے ہاتھوں سے کوثر لٹایا گیا

بندۂ ناچیز وحقیر وعاصی
شفاعت امام الانبیاء ﷺ کا محتاج
محمد روح اللہ نقشبندی غفوری

پسند فرمودہ

سلطان الزاہدین، سراج المقربین، امام العلماء والصلحاء

فضیلۃ الشیخ، حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی صاحب دامت برکاتہم العالیہ (مکہ مکرمہ)

خلیفہ مجاز

نور المشائخ، شیخ الحدیث، سرتاج صوفیائے سالکین

حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی نور اللہ مرقدہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ وعلیٰ آلہ و اصحابہ اجمعین اما بعد

کہ عزیز گرامی قدر الحمی فی اللہ مولانا محمد روح اللہ نقشبندی غفوری نے اپنے چند رسالے دکھائے جو دینی امور سے متعلق ہیں، مختلف جگہوں سے اس سیاہ کار نے ان کو دیکھا ماشاء اللہ عزیز م موصوف کا یہ تالیفی جذبہ بہت مبارک ہے، کہ دعوت الی اللہ کا یہ اہم شعبہ ہے، اللہ تعالیٰ عزیز م موصوف کو جزاء خیر عطا فرمادیں، اور ان کی ان تصنیفات سے مخلوق خدا کو مستفید و مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے

اور عزیز م موصوف کو اپنے اکابر کے نقش قدم پر چلتے ہوئے مستند خیر کی باتوں کی نشر واشاعت کی مزید توفیق عطا فرمادے۔ آمین

وبجاہ النبی الکریم صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی الہ واصحابہ اجمعین

کتبہ الفقیر الی ربہ الکریم
عبدالحفیظ المکی
۱۴۲۴ھ/۳/ربیع الاول-۶/مئی ۲۰۰۳ء

تقریظ

امام اہل سنت، محقق اہل سنت، مظہر اہل سنت، عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علامہ مولانا ڈاکٹر مفتی نظام الدین شامزی شہید رحمۃ اللہ علیہ

سابق شیخ الحدیث جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

ڈاکٹر مفتی نظام الدین شامزی
استاذ الحدیث جامعۃ العلوم الاسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

DR. MUFTI NIZAMUDDIN SHAMZI
Professor of Hadith
Jamia-tu-Uloom-il-Islamiyyah
Allama Banori Town, Karachi-5 Phone: 4915234

[illegible]

مدعائے ضروری الاظہار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔

یا رب التجا ہے کرم تو اگر کرے
وہ بات دے قلم کو جو دل پر اثر کرے

بعض امراض صرف عوام تک محدود ہوتے ہیں، اور بکثرت ایسی بیماریاں ہیں، جو نہ صرف عوام، بلکہ خواص میں بھی پائی جارہی ہیں، ان میں سے ایک مرض جو وبائی صورت اختیار کرچکا ہے، کہ سرور انبیاء، باعث ایجاد عالم، فخر موجودات، منبع فیض انبیاء والمرسلین، واسطہ ہر فضل وکمال، مظہر ہر حسن وجمال، ختم المرسلین......

......حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم......کے اسم گرامی کے بعد پورا درود شریف لکھنے کے بجائے صلعم، صللم، ؐ وغیرہ لکھ دیتے ہیں، جو سخت ناجائز ہے۔

عوام اگر لاعلمی کی بناء پر اتنی بڑی غلطی کا ارتکاب کریں تو بڑی بات نہیں، لیکن حیرانگی تو اہل علم حضرات پر ہورہی ہے کہ وہ مسئلہ کو جانتے ہوئے سستی اور غفلت کر کے برکات وسعادت سے محروم ہی نہیں ہوتے، بلکہ بہت بڑی وعیدوں کے مستحق بنتے ہیں، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کے ساتھ بجائے صلی اللہ علیہ وسلم لکھنے کے صلعم، صللم وغیرہ لکھنا یہ جہالت کی آویزاں ایک نشانی ہے، بلکہ ایسا کرنا یہ سب بیہودہ اور مکروہ سخت ناپسند وموجب محرومی شدید ہے، لہٰذا اس سے احتراز کیجئے، اگر تحریر لکھنے میں ہزاروں یا لاکھوں یا کروڑوں جگہ نام پاک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آئے، تو ہر جگہ پورا مکمل صلی اللہ علیہ وسلم لکھا جائے، ہرگز، ہرگز، ہرگز کہیں صلعم، صللم، ؐ وغیرہ نہ لکھا جائے، حالانکہ علمائے اہل سنت والجماعت نے بھی اس موضوع پر سخت ممانعت کے ارشادات لکھے ہیں، یہاں تک کہ بعض کتابوں میں تو سخت حکم صادر فرمایا ہے، لہٰذا کاتب اور کمپوزنگ کرنے والے حضرات بھی براہ کرم "صلعم، صللم وغیرہ لکھنا ترک

کردیں اس لئے کہ:

آبروئے ماز نام مصطفیٰ (ﷺ) است

نبی کریم آخرالزمان حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم کے بجائے حرف صلعم، ؐ وغیرہ لکھ دینا ذہنی تساہل ہے، اور یہ ذہنی تساہل بدعت ہے، اس بدعت کا شکار نہ صرف عوام الناس ہیں، بلکہ اہل علم اس مسئلہ کو جانتے پہچانتے ہوئے بھی اس غلطی عظیم کا ارتکاب کر کے رحمت وبرکت سے محروم ہو جاتے ہیں، مفسرین اور ائمہ دین نے اس کو مکروہ قرار دیا ہے، ایک اور غلطی جو کی جاتی ہے کہ لفظ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی انگریزی لکھتے وقت کرتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مکمل اسپیلنگ لکھنے کی بجائے صرف MOHD یا MUHD لکھتے ہیں، یہ بھی سخت مکروہ ہے، ایک یہ بھی صریح غلطی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی کے ساتھ بول چال میں صلعم، صللم وغیرہ استعمال کرتے ہیں، یہ بھی اشد غلطی ہے، لہذا نام اقدس حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکمل طور پر صلی اللہ علیہ وسلم کہنا چاہئے، اور اس کے برخلاف چلنے والے کو اپنی اصلاح کرنی چاہئے، ورنہ وہ سخت وعیدوں کا مرتکب ہوگا، انگریزی مخففات کے اتباع میں ہے کہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ص ل ع اور وسلم کا آخری میم لے کر (WAPDA) کی طرح ایک لفظ بنایا گیا ہے، جس کا لکھنا مہمل ہو نہ ہو، اسی طرح سے پڑھ دینا یقیناً لغو اور بے معنی ہے، اور درود شریف کی جگہ اس لفظ کا پڑھ دینا سخت بے ادبی اور گناہ ہے، جناب آقائے نامدار محبوب کبریا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر تمام درود شریف لکھنا چاہئے، صلعم، صللم، وصل ومیم کا صرف اشارہ لکھ دینا سخت حرام وناجائز ہے، صلی اللہ علیہ وسلم مکمل لکھنا چاہئے، یہ بات ظاہر ہے کہ قلم بھی زبان رکھتی ہے، اور یہ انسان کے اختیار میں ہے، اور قرآن مجید میں ایک جگہ اللہ جل شانہ ارشاد فرماتے ہیں:

یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما

ترجمہ: پس ایمانداروں کے لئے لازم اور ضروری ہے کہ سنتے اور لکھتے وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسم گرامی پر درود شریف پڑھ لیا کریں۔

کوئی صلعم، صللم، وغیرہ لکھتا ہے وہ کتنا بدنصیب ہے کہ ایک انگلی یا کاغذ ایک دو سیکنڈ کا وقت بچانے کے لئے کیسی کیسی عظیم برکات سے دور پڑتے اور محرومی وبدنصیبی کی سرحد پر پہنچ جاتے ہیں، لہذا بندۂ ناچیز وحقیر نے ضروری سے بھی ضروری سمجھا کہ اس مسئلہ کے حل کے لئے قلم اٹھایا جائے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے یہ کتاب اب مکمل ہو چکی ہے، اللہ تعالیٰ اس خدمت کو شرف قبولیت بخشیں اور ذریعہ نجات بنائیں، اور اللہ جل شانہ ایمان پر خاتمہ نصیب فرمائیں۔ آمین۔۔

جو دل میں بات ہے کھل کر اسے بیان کردوں
اگرچہ خفا ہو یا نہ ہو بندے سے مصلحان کرام

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

راقم الحروف وراقم اثیم

شفاعت امام الانبیاء ﷺ کا محتاج

محمد روح اللہ نقشبندی غفوری

باب اول

فضائل درود شریف کے بیان میں

قبل اس کے میں اپنے موضوع پر تصریحات لاؤں، مگر پہلے مختصر طور پر درود شریف کے فضائل ہی عرض کر دوں، تا کہ موضوع سخن خوب نکھرتا چلا جائے۔

درود تجھ پر، سلام تجھ پر

راہ ہدایت دکھانے والے، درود تجھ پر، سلام تجھ پر
خدا سے بندے ملانے والے، درود تجھ پر، سلام تجھ پر
تو ہر زمانے میں ساری دنیا کا محسن بے بدل رہا ہے
خدا کا رستہ دکھانے والے، درود تجھ پر، سلام تجھ پر
ہر ایک مسلم کو اپنی الفت سے دہر میں سرفراز کر دے
محبتوں کے خزانے والے، درود تجھ پر، سلام تجھ پر
غریب کی زیست کا ہے والی، یتیم و بے کس کا آسرا ہے
دلوں کی ڈھارس بندھانے والے، درود تجھ پر، سلام تجھ پر
یہ تیرا ہے التفات آقا، فضائے ارض و سما ہے روشن
جہاں کو جلوہ دکھانے والے، درود تجھ پر، سلام تجھ پر
ترے صحابہ کی زندگانی، تری رفاقت کا آئینہ ہے
ہر اک کو مظہر بنانے والے، درود تجھ پر، سلام تجھ پر
تری اطاعت ہے میرا جادو، تری محبت ہے میری منزل
غلط نگاہ سے بچانے والے، درود تجھ پر، سلام تجھ پر
گدائے گوشہ نشیں ہوں تیرا، میں تیری الفت کا ہوں بھکاری
بنالے اپنا بنانے والے، درود تجھ پر، سلام تجھ پر
بدل دے میری حیات فانی، مجھے بھی کر دے تو جاودانی
نوید رحمت سنانے والے، درود تجھ پر، سلام تجھ پر
عطائے شفاعت کی التجا ہے، میں ایک مدت سے ہوں فسردہ
شفاء کا مژدہ سنانے والے، درود تجھ پر، سلام تجھ پر

میں تیرے در پر درود پڑھنے سلام کرنے کو پھر بھی آؤں
تمنا دل کی بڑھانے والے، درود تجھ پر، سلام تجھ پر
نگاہ احقر کے سامنے ہیں ترے حرم کے نقوش روشن
دل ونظر پر اے چھانے والے، درود تجھ پر، سلام تجھ پر

☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆

درود شریف کی لغوی اور اصطلاحی تعریف

(۱)......صلوٰۃ دو معنی میں آتا ہے۔ایک صلوٰۃ (یعنی درود) دعا کے معنی میں اور دوسرے تبریک مثلاً الصلوٰۃ علی الجنازۃ یعنی میت کے لئے دعا کرنا۔

وصل علیھم ان صلوتک سکن لھم (سورۂ توبہ آیت:۱۰۳)

یعنی دعا کر ان کے لئے بے شک تیری دعا ان کے لئے تسکین ہے۔

وصلوٰت الرسول (سورۂ توبہ آیت:۹۹) یعنی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ولا تصل علیٰ احد منھم (سورۂ توبہ آیت:۸۴) یعنی اور نہ پڑھ نماز ان میں سے کسی پر۔

دعا کو صلوٰۃ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ دعا کرنے والا تمام نیک اور بہترین مقاصد اور بلند ترین سنتوں کو اول وآخر، ظاہر وباطن اور دین ودنیا میں حاصل کر لیتا ہے اس لحاظ سے صلوٰۃ بمعنی دعا میں جامعیت ہے۔

(۲)......صلوٰۃ (درود شریف) کے دوسرے معنی عبادت کے ہیں۔عابد تو دعا کرنے والا ہی ہوتا ہے۔اس سلسلہ میں علماء نے بہت سے عالمانہ اقوال اور باریکیاں بیان کی ہیں یعنی صلوٰۃ کے شرعی معنی میں دعا عبادت بھی ہے اور دعا سوال بھی ہے اس اعتبار سے صلوٰۃ بمعنی نماز شرعی اور حقیقی معنی میں کہی جاتی ہے اور مخصوص ہیئت میں ہوتی ہے مجازی یا منقول نہیں۔

الصلوٰۃ (درود) کا مادہ۔ص، ل، و۔اور۔و، ص، ل، ی۔ہے اور جمع (وصل) کرنے کے معنی میں آتا ہے۔

صلو (ص، ل، و) کے معنی پیٹھ (پشت) کا درمیانی یا سرین کا نیچے کا حصہ۔صلوٰۃ آگ کے معنی میں بھی آتا ہے۔مثلاً صلاۃ بالنار یعنی آگ میں بھون دینا۔صلا یدہٗ ہاتھ گرم کرنا (اس میں حرارت جمع ہو جاتی ہے۔)

الصلایۃ۔معنی وہ برتن جس میں خوشبو جمع کی جائے اسی طرح۔

المصلی۔ وہ گھوڑے جو دوڑانے کے لئے جمع کئے جائیں۔

الصلات۔ یہود کے گرجا گھر کو بھی کہتے ہیں۔

المصولة۔ معنی جھاڑو۔

الصیلة۔ تنکے میں گرہ لگانا۔

المصول۔ وہ برتن جس میں حنظل بھگویا جائے۔ (ایلوا)

التصوید۔ کے معنی متفرق اشیاء کو ایک کنارہ پر جمع کرنا وغیرہ۔

(۳)......ل، و، ص کے مادہ سے لاص لوصا دروازہ کا سوراخ اور چھپا ہوا شخص۔ لاوص، ملاوصة، اللصوص، اللواص اور الملوص کے معنی فالودہ کو جمع کرنا۔ اللواص شہد خالی جگہ پر جمع کرنا۔

(۴)......ل، ص، و، و۔ ل، ص، ی کے مادہ سے لصاہ، یلصوہ اور لصا الیہ لصی یلصی۔

(۵)......و، ص، ل کے مادہ سے وصله، وصلاً کے معنی ایک چیز کا دوسری چیز سے جوڑنا۔

الوصیلة وہ اونٹنی جس کی تعداد حمل دس تک پہنچ گئی ہو، یا وہ بکری جو جڑواں بچہ دے اور تعداد حمل سات تک ہوگئی ہو۔

ان تمام لغوی اور اصطلاحی بحث کا حاصل یہ نکلا کہ صلوٰۃ (درود شریف) کے مادہ میں جمع ہونے کے معنی مشترک ہیں (اور صلو سے وصل ہو جاتا ہے۔ ناقل)۔ پس افعال مشروعیہ مخصوصہ کا نام درود شریف رکھا گیا۔ درود شریف کا اصل عبادت اور ام الطاعات کا ہونا واضح ہوگیا۔

الصلوٰة۔ بمعنی استغفار بھی مستعمل ہے اور برکت کے لئے بھی آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کے درود بھیجنے سے مراد دعا اور استغفار ہی ہے۔

متعدد مفسرین سے نقل کیا گیا ہے جس کا ما حاصل یہی ہے کہ درود بھیجنے کی نسبت

جب اللہ تعالیٰ کی طرف کی جاتی ہے تو اس مراد سے رحمت، مغفرت اور شفقت ہے۔ ان الله وملئكته يصلون على النبى سے یہی مطلب ہے۔ اور جب ہم اللهم صلى على محمد الخ کہتے ہیں تو ہمارا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اے اللہ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نام مبارک کو دنیا میں عظیم المرتبہ بنا دیجئے اور آپ کے دین کو غالب اور آپ کی شریعت کو باقی رکھنے والی بنا دیجئے۔

درود شریف کے فضائل میں سے ایک یہ بھی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پڑھنے والے کی شفاعت فرمائیں گے اور ابتداء اولین و آخرین میں مقام محمود میں ساتھ ہوگا اس سے اللہ جل شانہٗ کی بارگاہ عالی میں تقرب حاصل ہوتا ہے اور ہر ہر چیز میں برکت و اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ ہمارا للهم صلى علىٰ محمد الخ کہنا ہماری طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمت (درود) بھیجنا بھی ہمارے لئے ہی ہے اور اتنے عظیم الشان، عظیم المرتبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا ہمارے بس کی بات نہیں ہے۔ اس طریقہ سے درود شریف بھی پیش ہو جاتا ہے اور دعا بھی۔ اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا بھی حاصل ہو جاتی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سب سے زیادہ محبوب ہیں ہم جتنی کثرت سے درود بھیجتے ہیں تو اللہ تعالیٰ بھی ہمارے لئے کثرت رحمت کو لازم فرما دیتے ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ جو جس چیز سے زیادہ محبت کرتا ہے۔ اس کا بھی کثرت سے ذکر ہوتا رہتا ہے۔

کثرت سے درود شریف پڑھنے کے ثمرات

☆......ملک مصر میں ایک گوشہ نشین مرد صالح بزرگ ابوسعید خیاط رحمۃ اللہ علیہ تھے نہ کسی سے ملتے جلتے اور نہ کسی کی مجلس میں شرکت فرماتے، ایک روز حضرت ابن رشیق رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں تشریف لائے تو فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں آپ کی مجلس میں شرکت کا حکم فرمایا ہے کہ آپ بہت کثرت سے درود

شریف پڑھا کرتے ہیں۔

☆...... حضرت علی بن حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اہل سنت کی علامت یہ ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود شریف پڑھتے ہیں۔

☆...... حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مجلس میں فرمایا جس کا مفہوم یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر اطہر کو ستر ہزار فرشتے دن کو اور ستر ہزار فرشتے رات کو گھیرے رہتے ہیں اور اپنے پر بچھاتے ہیں اور درود شریف بھیجتے رہتے ہیں حتیٰ کہ جب زمین پھٹ جائے گی تو وہ فرشتے جھپٹ کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتکریم بجالائیں گے۔

☆...... مروی ہے کہ پیدائش کے وقت سے بچہ کا رونا دو ماہ تک گویا کلمہ طیبہ کی شہادت ہے اس کے بعد چار ماہ تک اس کا رونا اللہ تعالیٰ پر اعتماد ہے اس کے بعد آٹھ ماہ تک اس کا رونا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا ہے۔ اس کے بعد دو سال تک اس کا رونا اپنے والدین کے لئے استغفار ہے اسی طرح کم وبیش تھوڑے الفاظ کے تغیر سے چار ماہ کی عمر تک کلمہ لا الہ الا اللہ کی گواہی اور چار ماہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا اور چار ماہ تک والدین کے لئے بھی آیا ہے۔

درود شریف سے متعلق چند آداب

(۱)...... درود شریف پڑھنے والے کو مناسب ہے کہ بدن اور کپڑا پاک وصاف رکھے۔

(۲)...... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک سے پہلے سیدنا بڑھا دینا مستحب اور افضل ہے۔

(۳)...... جب اسم مبارک صلوٰۃ وسلام یعنی ﷺ پورا لکھے، اس میں کوتاہی نہ کرے، صرف صلم، صلعم ؐ وغیرہ پر اکتفا نہ کرے، بلکہ مکمل لکھے، جس کا ذکر تفصیل سے آگے اپنے مقام پر آئے گا۔

(۴)...... شیخ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے کہ ایک شخص صرف ؐ پر اکتفا کرتا تھا، وسلم نہ لکھتا تھا، حضور نے اس کو خواب میں ارشاد فرمایا تو اپنے آپ کو چالیس نیکیوں سے کیوں محروم رکھتا ہے، یعنی وسلم میں چار حروف ہیں، ہر حروف پر ایک نیکی پر دس گناہ ثواب، لہٰذا وسلم میں چالیس نیکیاں ہوئیں۔

(۵)...... ایک شخص حدیث شریف لکھتا تھا، اور بسبب بخل کے کاغذ کے نام مبارک کے ساتھ درود شریف نہ لکھتا تھا اس کے سیدھے ہاتھ کو مرض آکلہ عارض ہوا، یعنی ہاتھ اس کا گل گیا۔

(۶)...... بے وضو درود شریف پڑھنا جائز ہے اور باوضو نور علیٰ نور ہے۔

(زاد السعید صفحہ ۲۱)

(۷)...... درود شریف پڑھتے وقت اعضاء کو حرکت دینا اور آواز بلند کرنا جہل ہے۔ چنانچہ فقہ کی فتاویٰ کی مشہور کتاب درمختار میں علامہ حصکفی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے رد اور اس کی مذمت کرتے ہوئے لکھا ہے:

واز عاج الاعضاء برفع الصوت جھل. (جلد ا صفحہ ۵۱۹)

اس سے معلوم ہوا کہ بعض جگہ جو رسم ہے کہ نمازوں کے بعد حلقہ باندھ کر بہت چلا چلا کر درود شریف پڑھتے ہیں قابل ترک ہے۔ (فضائل درود صفحہ ۸۷)

(۸)...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی اسم گرامی سے قبل سیدنا کا لفظ بڑھا دینا افضل اور باعث ادب ہے، چنانچہ علامہ حصکفی رحمہ اللہ نے الدر المختار میں اسے مستحب قرار دیا ہے اور اس کا اضافہ ترک کے مقابلہ میں افضل قرار دیا ہے، علامہ رملی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح منہاج النووی میں اسے مستحب قرار دیا ہے، ظہیریہ نے اور علماء کرام کے ایک جم غفیر نے اسے ذکر کیا ہے۔ (شامی صفحہ ۵۱۳)

اور حدیث پاک سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

(انا سید ولد آدم یوم القیامة واول من ینشق عنه القبر واول شافع واول مشفع)

''میں اولادِ آدم کا سردار ہوں قیامت کے دن سب سے پہلے میں قبر سے نکلوں گا اور میں ہی سب سے پہلا شافع ہوں گا اور میں ہی پہلا ہوں گا جس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔''

(ابوداؤد جامع الصغیر صفحہ ۱۶۱)

اسی طرح حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ نے فرمایا انا سید ولد آدم یوم القیامة ولا فخر'' میں قیامت کے دن تمام انسانوں کا سردار ہوں اور کوئی فخر نہیں۔'' (مختصراً ترمذی، جامع الصغیر صفحہ ۱۶۱)

یعنی اس طرح درود پڑھنا افضل ہے: '' اللھم صل علیٰ سیدنا محمد و بارک وسلم'' اسی طرح آپ کے نام نامی سے قبل لفظ ''مولانا'' کا بڑھا دینا بھی اولیٰ ہے کہ آپ کا مولیٰ ہونا حدیث پاک سے ثابت ہے، حضرت براء، حضرت بریدہ اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا'' من کنت مولاہ فعلی مولاہ '' میں جس کا مولیٰ ہوں علی بھی اس کے مولیٰ آقا ہیں۔

(جامع صغیر صفحہ ۵۴۴)

علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے مواہب میں آپ کے اسماء مبارکہ میں ''مولیٰ'' شمار کرایا ہے۔

یعنی اس طرح پڑھنا اولیٰ اور افضل و باعث ادب ہے '' اللھم صلی علیٰ سیدنا و مولانا محمد وبارک وسلم۔''

درود شریف کی فضیلت کا ذکر

(۱)...... صاحب التاج والمعراج حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جس نے مجھ پر ایک دفعہ درود شریف پڑھا، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں

نازل فرماتے ہیں، اس کے دس گناہ مٹاتے ہیں، اس کے دس درجات بلند فرماتے ہیں۔ (مشکوٰۃ شریف)

(۲)...... محسن انسانیت، نبی المدنی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر درود پاک پڑھ کر آراستہ کرو، کیونکہ تمہارا درود پاک پڑھنا قیامت کے روز تمہارے لئے نور ہوگا۔ (جامع صغیر)

(۳)...... محبوب مالک ہر جہاں، نبی الحرمی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے!

مجھ پر درود پاک پڑھنے والے کو پل صراط پر عظیم الشان نور عطا ہوگا، اور جس کو پل صراط پر نور عطا ہوگا وہ اہل نار (دوزخ) سے نہ ہوگا۔ (دلائل الخیرات)

(۴)...... نبی العربی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک بروز قیامت دہشتوں اور دشوار گزار گھاٹیوں سے جلدی نجات پانے والا وہ شخص ہوگا، جس نے دنیا میں کثرت سے درود شریف پڑھا ہوگا۔ (شفا شریف)

(۵)...... محبوب رب العزت حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میرے حوض کوثر پر قیامت کے روز کچھ گروہ آئیں گے، جنہیں میں کثرت درود پاک کی وجہ سے پہچانتا ہوں گا۔ (کشف الغمہ)

(۶)...... سرکار مدینہ، حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

جب دو دوست آپس میں ملاقات کرتے ہیں اور وہ مصافحہ کرتے ہیں، اور حضور اکرم پر درود پاک پڑھتے ہیں، تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (الترغیب والترہیب)

(۷)...... سید العاصدین صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے:

جو مجھ پر دن بھر میں پچاس (۵۰) بار درود پاک پڑھے تو قیامت کے دن میں اس سے مصافحہ کروں گا۔

ہو جائے گا، اور آپ نے درود شریف پڑھ کر اس بادشاہ کے جسم پر پھونکا، بادشاہ اسی وقت تندرست ہو گیا اور اس کا مرض جاتا رہا۔ (راحت القلوب صفحہ ۶۱)

مکان سے اعلیٰ درجے کی خوشبوئے عطر آتی رہی

(۴)..... حضرت مولانا فیض الحسن سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ کا جب انتقال ہوا، تو ایک مہینے تک ان کے مکان میں اعلیٰ درجے کی خوشبوئے عطر آتی رہی، حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ان کے داماد نے یہ ماجرا بیان کیا، آپ نے فرمایا کہ یہ سب کچھ صرف درود شریف کی برکت سے ہے، کیونکہ مولانا مرحوم ہر جمعرات بیدار رہ کر درود شریف کا ذکر کرتے تھے۔

(فضائل درود شریف از شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی رحمہ اللہ، صفحہ ۱۱۳)

ہر رات ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھا کرو

(۵)..... حضرت ابو الحسن دارمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے ابو عبد اللہ بن حامد رحمۃ اللہ علیہ کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ کیا گزری، جواب ملا کہ اللہ تعالیٰ نے فوراً میری مغفرت کردی، حضرت دارمی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کوئی ایسا عمل مجھے بھی بتاؤ جس سے سیدھا جنت میں داخل ہو جاؤں، انہوں نے کہا کہ ایک ہزار (۱۰۰۰) رکعت نفل پڑھا کرو، ہر ایک رکعت میں ایک ہزار مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھو، دارمی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا، یا حضرت! یہ تو بڑا ہی مشکل کام ہے، انہوں نے کہا تو پھر ہر رات ایک ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ درود شریف پڑھا کرو، بس کافی ہے۔ (قول بدیع)

درود شریف کی برکت سے جنت میں داخلہ

(۶)..... حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے شاگرد حضرت امام اسمٰعیل مزنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بعد مرنے کے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا اور دریافت کیا کہ رب تعالیٰ نے کیا معاملہ کیا؟ بولے مجھے فوراً بخش دیا اور فرشتوں کو حکم ملا کہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو بڑے احترام و تعظیم کے ساتھ جنت میں لے جاؤ، یہ سب اس درود شریف کی برکت سے ہوا جو میں پڑھا کرتا تھا۔ (روضۃ الاحباب)

جہاز ڈوبنے سے بچ گیا اور ہم سلامت رہے

(۷)..... ابن فاکہانی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور کتاب فجر منیر سے نقل ہے کہ ایک نابینا بزرگ موسیٰ ضریر تھے، انہوں نے مجھے قصہ سنایا کہ وہ ایک مرتبہ جہاز میں تھے، اور جہاز ڈوبنے لگا، مجھے اس وقت غنودگی آئی، اور اس حالت میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی اور آپ نے درود تنجینا تعلیم فرما کر ارشاد فرمایا کہ جہاز والے اس درود کو ایک ہزار (۱۰۰۰) بار پڑھیں، ابھی ہم نے ایک سو (۱۰۰) بار بھی نہیں پڑھا تھا کہ طوفان، تغیانی اور ڈوبنے کی کیفیت سے نجات پائی، جہاز بچ گیا اور ہم سلامت رہے۔ (منہاج الحسنات)

قبر سے مشک و عنبر کی خوشبو

(۸)..... حضرت شیخ زرق نے لکھا ہے کہ دلائل خیرات (درود شریف کی کتاب) کے مؤلف کی قبر سے خوشبو مشک و عنبر آتی ہے اور یہ سب کچھ درود شریف کی برکت ہے۔ (فضائل درود صفحہ ۱۱۳)

چہرہ کا خوبصورت ہونا

(۹)..... حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ "احیائے علوم" میں نقل کرتے ہیں کہ میں حج کو جارہا تھا، ایک شخص میرا رفیق تھا وہ چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے درود ہی درود پڑھا کرتا تھا، میں نے کثرت درود شریف کا سبب پوچھا تو، اس نے کہا جب میں ایک بار حج کو گیا تو میرا باپ بھی میرے ساتھ تھا، راستے میں میرا باپ مرگیا، اس کا منہ کالا ہو چکا تھا بالکل کالا، میں ڈر کے مارے سوگیا اور صبح ہونے کا انتظار کرنے لگا، خواب میں دیکھا کہ میرے باپ کے سر پر چار حبشی کالے چہرے والے لوہے کے ڈنڈے لے کر مسلط تھے، اتنے میں ایک نہایت ہی حسین وجمیل سبز کپڑے پہنے ہوئے بزرگ آئے اور اپنا ہاتھ میرے باپ کے چہرے پر پھیرا اور میرے باپ کا چہرہ خوبصورت ہو چکا تھا میں نے کہا آپ کون ہیں؟ فرمایا میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں اس کے بعد میں نے کبھی بھی درود شریف نہیں چھوڑا۔

شکل بالکل روشن ہوگئی

(۱۰)..... حافظ ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک نوجوان کو دیکھا کہ جب قدم اٹھاتا یا رکھتا تھا تو درود شریف پڑھتا تھا، اس نے کہا اپنی ماں کے ساتھ حج کو گیا ہوا تھا، میری ماں وہیں مرگئی، اس کا منہ کالا ہوگیا اور پیٹ پھول گیا، میں نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور دیکھا کہ ایک بادل آیا اس سے ایک آدمی نمودار ہوا جس نے اپنے دست مبارک کو میری ماں کے منہ پر پھیرا جس سے اس کی شکل بالکل روشن ہوگئی، پیٹ کا ورم جاتا رہا، میں نے کہا آپ کون ہیں کہ اتنی بڑی تکلیف دور کردی، فرمایا میں تیرا نبی ہوں، میں نے عرض کی یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے کوئی نصیحت کیجئے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی قدم رکھا کرے یا اٹھایا کرے تو پڑھا کر، اللھم صلی علی

محمد وعلی ال محمد. (نزہۃ المجالس)

درود شریف کی عجیب برکت

(۱۱)..... دلائل خیرات (درود شریف کی کتاب) کے مؤلف حضرت محمد بن سلیمان جزولی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے ستتر (۷۷) برس بعد آپ کا جسم قبر مبارک سے نکالا گیا اور مراکش منتقل کیا گیا، آپ کے جسد مبارک کو دیکھا گیا کہ بالکل تازہ توانہ، کفن بھی (۷۷) برس گزرنے کے باوجود بوسیدہ نہیں، آپ ایسے صحیح سالم تھے جیسے آج ہی لیٹے ہیں، نہ آپ کی حالت بدلی نہ کوئی فرق پڑا، ایک شخص نے آپ کے رخسار پر انگلی رکھ کر دبایا تو اس جگہ سے خون ہٹ گیا اور انگلی کی جگہ سفید ہوگئی، جیسے زندہ لوگوں کا ہوتا ہے، یہ تھی ساری بہاریں درود شریف کی برکت کی۔ (مطالع المسرات)

مچھلی کا عجیب واقعہ

(۱۲)..... حضور اکرم ﷺ کا زمانہ تھا ایک مرتبہ ایک سوداگر کا ایک بیڑا سمندر میں جارہا تھا، ایک آدمی جو اس میں سوار تھا، روزانہ درود شریف پڑھا کرتا تھا، ایک مرتبہ اس نے دیکھا کہ ایک مچھلی جہاز کے کنارے آرہی ہے، اور درود شریف سن رہی ہے، اتفاقاً مچھلی جال میں پھنس گئی، بازار میں وہ مچھلی ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے خرید لی، اور بیوی کو کہا کہ اس کو اچھی طرح پکاؤ، پکنا تو درکنار آگ بھی نہ جلتی تھی، یہ آخر تھک ہار کر دربار نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں حاضر ہوا، اور عرض کی کہ یہ حال ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا کی آگ تو کیا اس مچھلی کو دوزخ کی آگ بھی نہیں جلا سکتی، کیونکہ جہاز پر سوار ایک شخص درود شریف پڑھتا تھا یہ سنتی رہی ہے.....

ہر کہ باشد عامل صلوات
آتش دوزخ شود بروے حرام

(منقول از وعظ صفحہ ۲۲)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت

(۱۳)......حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوا، میں نے دربار رسالت میں ادب سے عرض کی کہ "یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ سے شفاعت کا سوالی ہوں۔"

آقائے نامدار نے فرمایا: "**اکثر من الصلوٰۃ علی**"

معنی: مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھا کرو۔

(سعادت دارین صفحہ ۱۲۱)

درود شریف بھولنے پر تنبیہ

(۱۴)......روضۃ الفائق میں ایک عارف کا قصہ یوں درج ہے کہ وہ ایک دن نماز میں درود شریف پڑھنا بھول گئے، صرف اللہ تعالیٰ کی ثناء کی، اسی رات حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی اور پوچھا کہ تم نے مجھ پر آج درود شریف نہ پڑھا، عارف نے عرض کی یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے صرف اللہ تعالیٰ کی ثناء کی درود شریف پڑھنا بھول گیا، آقائے نامدار نے فرمایا کہ تجھے خبر نہیں کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کسی کی ثناء یا دعا بغیر مجھ پر درود شریف پڑھے قبول نہیں فرماتا اور نہ ایسے شخص کی حاجت اور ضرورت کو پورا کرتا ہے۔

تیرے کثرت درود شریف نے آنے پر مجبور کردیا

(۱۵)......حضرت رحیم بن عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کا قصہ "قول بدیع" اور فضائل درود شریف از شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ میں درج ہے کہ غسل خانے میں گرنے کی وجہ سے ان کا ہاتھ ٹوٹ گیا اور سخت ورم اور درد نے رات بھر سونے نہیں دیا، اسی بے چینی میں تھوڑی سے آنکھ لگ گئی، خواب

میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی اور ابھی اتنا ہی عرض کیا تھا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تیرے کثرت درود شریف نے مجھے یہاں آنے پر مجبور کیا ہے، حضرت رحیم فرماتے ہیں کہ میری آنکھ کھل گئی اور دیکھا نہ درد، نہ ورم، نہ تکلیف، نہ بے چینی، ساری تکلیف بالکل جاتی رہی۔

درود شریف کے خصوصی فضائل اور دینی ودنیاوی برکات وثمرات

علامہ شمس الدین سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے "القول البدیع" میں اولاً اجمالاً خصوصی فضائل ودینی ودنیاوی برکات وثمرات کو بیان کیا ہے پھر ان کو تفصیلاً احادیث سے ثابت کیا ہے، اسی طرح محدث بھوپالی رحمۃ اللہ علیہ نے "نزل الابرار" میں درود شریف کے خصوصی برکات وفوائد کو ذکر کیا ہے اور جس راوی کی روایت سے وہ ثابت ہیں اس کی طرف اجمالاً اشارہ کیا ہے، ذیل میں ہم درود پاک کے خصوصی فضائل وبرکات کو اجمالاً ذکر کرتے ہیں جس سے اندازہ ہوگا کہ درود پاک کیسی عظیم و اہم فضیلتوں اور برکات وفوائد کو شامل ہے جس سے اس بات کی ترغیب حاصل ہوتی ہے کہ ہر مؤمن درود پاک کا کثرت سے ورد رکھے۔

(۱)......خدائے پاک کی موافقت حاصل ہوتی ہے کہ خدائے پاک بھی درود بھیجتے ہیں

(۲)......ملائکہ کی موافقت حاصل ہوتی ہے کہ وہ بھی درود بھیجتے ہیں

(۳)......مؤمن کا ایک درود خدائے پاک کی دس رحمتوں کا باعث

(۴)......حضرات ملائکہ کی رحمت ودعا کا باعث

(۵)......رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت ودعا کا باعث

(۶)......ایک درود دس رحمتوں دس گناہوں کی معافی دس درجات کی بلندی کا باعث

(۷)......سو درود جہنم اور نفاق سے براءت نامہ کا باعث

(۸)......سو درود سو حاجتوں کے پورا ہونے کا باعث

(۹)......سو درود شہداء کے ساتھ رہنے کا ذریعہ

(۱۰)......سو مرتبہ درود سے فرشتوں کا ایک ہزار درود

(۱۱)......ایک مرتبہ درود سے ایک قیراط برابر ثواب

(۱۲)......درود پڑھنے والے کے استغفار

(۱۳)......گناہوں کی معافی

(۱۴)......اعمال کی زکوۃ اور اس کی پاکیزگی

(۱۵)......غلام کی آزادی سے زیادہ ثواب

(۱۶)......بڑے ترازو میں اس کے اعمال کا تولنا

(۱۷)......نبی پاک ﷺ کا شانہ میں شانہ ملا کر جنت کے دروازوں سے جانے کا سبب

(۱۸)......ایک درود حضرات فرشتوں کے ستر (۷۰) رحمتوں کا سبب

(۱۹)......نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا سبب

(۲۰)......آپ کی شہادت کا باعث

(۲۱)......قیامت کے خوف سے نجات کا باعث

(۲۲)......ترازو کے اعمال صالحہ کے بھاری ہونے کا باعث

(۲۳)......عرش کے سایہ میں جگہ ملنے کا ذریعہ

(۲۴)......جنت میں کثرت ازواج کا سبب

(۲۵)......قیامت میں سب سے زیادہ آپ سے قریب ہونے کا سبب

(۲۶)......خدا کی رضا اور خوشنودی کا باعث

(۲۷)......حوض کوثر سے سیرابی کا باعث

(۲۸)......حضرات ملائکہ کرام کی محبت اور اعانت کا باعث

(۲۹)......میدان قیامت کی سخت ترین پیاس سے محفوظ رہنے کا ذریعہ

(۳۰)......پل صراط پر ثابت قدمی کا باعث

(۳۱)......غزوات کے برابر ثواب

(۳۲)......صدقہ کا ثواب ملتا ہے اگر صدقہ کے لئے مال نہ ہو

(۳۳)......احب الاعمال کا ہونا

(۳۴)......مجالس کی زینت کا ہونا

(۳۵)......فقر اور تنگی معیشت کے دور ہونے کا ذریعہ

(۳۶)......درود کی برکت اس کی اور اس کی نسلوں میں چلتی ہے

(۳۷)......قیامت میں آپ سے مصافحہ کا باعث

(۳۸)......دل کی زنگ کے صاف ہونے کا باعث

(۳۹)......بھولی اشیاء کے یاد ہونے کا باعث

(۴۰)......راہ جنت کی خطا سے حفاظت کا باعث

(۴۱)......قوت اور حیات قلب کا باعث

(۴۲)......درود پڑھنے والے کے امور میں برکت کا باعث

(۴۳)......حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادتی کا سبب

(۴۴)......لوگوں کی نگاہوں میں محبوب اور مکرم ہونے کا باعث

(۴۵)......خواب میں آپ کی زیارت کا باعث

(۴۶)......ایسے نور کے حصول کا باعث جس سے دشمنوں پر غالب ہو جائے

(۴۷)......رنج وغم حوادث ومصائب کے دور ہونے کا ذریعہ

(۴۸)......غرق سے امان کا باعث

(۴۹)......مال کی برکت کا باعث

(۵۰)......مرنے سے پہلے دنیا میں بشارت جنت یا ٹھکانہ جنت دیکھنے کا باعث

(۵۱)......لوگوں کی غیبت سے محفوظ رہنے کا باعث

(۵۲)......تہمت سے بری ہونے کا ذریعہ

(۵۳)......دین ودنیا کی تمام برکتوں اور فوائد کا ذریعہ

(۵۴)......دعاؤں کی قبولیت کا باعث کہ درود قبول ہو جاتی ہے تو اس کی برکت سے دعا بھی قبول ہو جاتی ہے

(ماخوذ القول البدیع صفحہ ۹۸، جلاء الافہام صفحہ ۲۴۶)

یارب صل وسلم دائما ابدا
علی حبیبک خیر الخلق کلھم

سلام بھیجو درود بھیجو

جہاں محمد ﷺ کا ذکر آئے، سلام بھیجو درود بھیجو
یہ بات سنت ہمیں بتائے، سلام بھیجو درود بھیجو
جب ان کی آمد ہوئی جہاں میں تو ذکر تھا بس یہی زماں تھا
وہ وارث کل جہاں سرائے، سلام بھیجو درود بھیجو
پیام امن وامان لے کر وہ صلح پرور بیان لے کر
نظام تسکین وکیف لائے، سلام بھیجو درود بھیجو
دکھی دلوں کا وہ چارہ گر بھی سیاہ شب کے لئے سحر بھی
مٹائے رنج والم کے سائے، سلام بھیجو درود بھیجو
اگر تمہیں ہے سکوں سے رہنا تو میرا رضوانی مانو کہنا
تم ان کی یادوں سے لو لگائے، سلام بھیجو درود بھیجو

مولایا صل وسلم دائما ابدا
علی حبیبک خیر الخلق کلھم

درود شریف کے فوائد اور فضائل کا ایک مختصر آئینہ

(۱)......درود شریف پڑھنے والوں کی خطائیں معاف اور ان کے اعمال کو پاکیزہ بنا دیا جاتا ہے

(۲)......درود شریف پڑھنے والوں کے درجات بلند ہوتے ہیں

(۳)......درود شریف پڑھنے والوں کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں

(۴)......جو شخص اپنی ساری دعاؤں کو درود بنا دے اس کے دنیا و آخرت کے سارے کاموں کی کفایت ہوتی ہے

(۵)......نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن اس کے لئے شاہد و گواہ بنتے ہیں

(۶)......آپ کی شفاعت اس کے لئے واجب ہوتی ہے

(۷)......اللہ کی رضا اور اس کی رحمت نازل ہوتی ہے

(۸)......قیامت کے دن عرش کا سایہ نصیب ہوگا

(۹)......حوض کوثر پر حاضری نصیب ہوگی

(۱۰)......درود شریف پڑھنے والے کو قیامت کے دن کی پیاس سے امن نصیب ہوگا

(۱۱)......درود شریف پڑھنے والے کو جہنم کی آگ سے خلاصی نصیب ہوگی

(۱۲)......پل صراط سے سہولت سے گزر ہو جائے گا

(۱۳)......درود شریف پڑھنے والا مرنے سے پہلے اپنا مقرر ٹھکانا جنت میں دیکھ لے گا

(۱۴)......درود شریف پڑھنے والے کو جنت میں بہت ساری بیبیاں ملیں گی

(۱۵)......اس کا ثواب بیس جہادوں سے زیادہ ملے گا

(۱۶)......درود شریف مجالس کے لئے زینت ہے

(۱۷)......درود شریف فقر اور تنگی معشیت کو دور کرتا ہے

(۱۸)......درود شریف پڑھنے والا قیامت کے دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ قریب ہوگا

(۱۹)......درود شریف دشمنوں پر غلبہ حاصل کرنے کا ذریعہ ہے

(۲۰)......درود شریف دلوں کو نفاق اور زنگ سے پاک کرتا ہے

(۲۱)......درود شریف لوگوں کے دلوں میں محبت پیدا ہونے کا ذریعہ ہے

(۲۲)......درود شریف خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا ذریعہ ہے

(۲۳)......درود شریف پڑھنے والا اس سے محفوظ رہتا ہے کہ لوگ اس کی غیبت کریں

(۲۴)......درود شریف دین دنیا دونوں میں سب سے زیادہ نفع دینے والا عمل ہے درود شریف بہت بابرکت اعمال میں سے ہے

(۲۵)......درود شریف افضل ترین اعمال میں سے ہے

(۲۶)......درود شریف دین و دنیا دونوں میں سب سے زیادہ نفع دینے والا عمل ہے

(۲۷)......درود شریف مجلسوں کے لئے زینت ہے

۲۸۔درود شریف کا پڑھنا سب عملوں سے افضل عمل ہے

(۲۹)......درود شریف پڑھنے سے اللہ پاک کا قرب حاصل ہوتا ہے

(۳۰)......درود شریف انسان کو بغیر مرشد کے اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچا دیتا ہے

(۳۱)......درود شریف ایک نور اعظم کے مانند ہے

(۳۲)......درود شریف کی کثرت خوشیوں کے حاصل کرنے کا ذریعہ ہے، اور نقصان والی چیز سے بچنے کا راستہ ہے

(۳۲)......درود شریف حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھنا ہر خیر اور انوار اور اسرار

حاصل کرنے کی چابی ہے

(۳۴)......درود شریف سب سے اعلیٰ واولیٰ وافضل واکمل ذکر مبارک ہے

(۳۵)......درود شریف اگر کوئی پوری توجہ کے ساتھ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھے اور دعا مانگے، تو انشاء اللہ ہر حاجت پوری ہوگی

(۳۶)......درود شریف پڑھنے کا حکم اس لئے دیا گیا ہے تاکہ روح انسانی جو ضعیف ہے اللہ تعالیٰ کے انوار کی تجلیات قبول کرنے کی طاقت حاصل کرے

(۳۷)......درود شریف جو شخص پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو یوں پاک کردیتا ہے جیسے پانی کپڑے کو پاک کردیتا ہے

(۳۸)......درود شریف گناہوں کو ایسے مٹا دیتا ہے جیسے ٹھنڈا پانی بھڑکتی ہوئی آگ کو

(۳۹)......جب تک بندہ درود شریف پڑھتا ہے، فرشتے اس کے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں

(۴۰)......درود شریف پڑھنے سے عمل پاک ہوجاتے ہیں

(۴۱)......درود شریف پڑھنے والے کے لئے ایک قیراط ثواب لکھا جاتا ہے جو کہ احد پہاڑ جتنا ہے

(۴۲)......جو درود شریف کو ہی وظیفہ بنالے اس کے دنیا اور آخرت کے سارے کے سارے کام اللہ تعالیٰ خود اپنے ذمہ لے لیتا ہے

(۴۳)......درود شریف پڑھنے کا ثواب غلام آزاد کرنے سے بھی افضل ہے

(۴۴)......شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم درود شریف پڑھنے والے کے ایمان کی گواہی دیں گے

(۴۵)......درود شریف پڑھنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ کی رضا اور رحمت لکھ دی جاتی ہے

(۴۶)......اللہ تعالیٰ کے غضب سے امان لکھ دیا جاتا ہے

(۴۷)......درود شریف پڑھنے والے کی پیشانی پر لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ نفاق سے بری ہے

(۴۸)......درود شریف پڑھنے والے کے لئے یہ لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ دوزخ سے بری ہے

(۴۹)......درود شریف پڑھنے والے کو قیامت کے دن عرش الٰہی کے سائے کے نیچے جگہ دی جائے گی

(۵۰)......درود شریف پڑھنے والے کی نیکیوں کا پلڑا وزنی ہوگا، درود شریف پڑھنے والے کے لئے جب وہ حوض کوثر پر جائے گا تو خصوصی عنایت ہوگی

(۵۱)......پل صراط پر سے نہایت آسانی سے اور تیزی سے گذر جائے گا

(۵۲)......پل صراط پر اسے نور عطاء ہوگا

(۵۳)......درود شریف پڑھنے والا تنگدستی سے چھٹکارا حاصل کرلیتا ہے

(۵۴)......درود شریف اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب نیک عمل سے پیارا ہے

(۵۵)......درود شریف پڑھنا عبادت ہے

(۵۶)......درود شریف کی برکت سے مال بڑھتا ہے

۵۷......درود شریف پڑھ کر جس کو بخشا جائے اسے بھی نفع دیتا ہے

۵۸......درود شریف پڑھنے والے سے لوگ محبت کرتے ہیں

(۵۹)......سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ درود شریف پڑھنے والے کو رحمۃ اللعالمین، شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوتی ہے

(القول البدیع صفحہ ۱۰۱)

"جذب القلوب" میں مندرجہ ذیل فوائد ذکر کئے گئے ہیں:

(۶۰)......درود شریف پڑھنے والے کی دعاء قبول ہوتی ہے

(۶۱)...... درود شریف پڑھنے والے کا کندھا جنت کے دروازے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے مبارک کے ساتھ چھو جائے گا

(۶۲)...... درود شریف پڑھنے والا قیامت کے دن سب سے پہلے آقائے دو جہاں حضرت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ جائے گا

(۶۳)...... درود شریف پڑھنے والے کے سارے کاموں کے لئے قیامت کے دن حضور متولی (ذمہ دار ہو جائیں گے)

(۶۴)...... درود شریف پڑھنے والے کو جانکنی میں آسانی ہوتی ہے

(۶۵)...... جس مجلس میں درود شریف پڑھا جائے اس مجلس کو فرشتے رحمت سے گھیر لیتے ہیں

(۶۶)...... درود شریف پڑھنے سے سید الانبیاء حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت بڑھتی ہے

(۶۷)...... حضرت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود درود پاک پڑھنے والے سے محبت فرماتے ہیں

(۶۸)...... قیامت کے دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم درود شریف پڑھنے والے سے مصافحہ کریں گے

(۶۹)...... فرشتے درود پاک پڑھنے والے کے ساتھ محبت کرتے ہیں

(۷۰)...... فرشتے درود شریف پڑھنے والے کے درود شریف کو سونے کی قلموں سے چاندی کے ورقوں پر لکھتے ہیں

(۷۱)...... درود شریف پڑھنے والے کا درود شریف فرشتے دربار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں لے جا کر یوں عرض کرتے ہیں "یارسول اللہ" (صلی اللہ علیہ وسلم) فلاں کے بیٹے فلاں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں درود شریف کا تحفہ حاضر کیا ہے

(۷۲)...... درود شریف پڑھنے والے کا گناہ تین دن تک فرشتے نہیں لکھتے

(جذب القلوب صفحہ ۲۵۳)

مزید فوائد حاضر خدمت ہیں:

(۷۳)...... درود شریف پڑھنے والے کے سامنے بڑے بڑے جابروں کی گردنیں جھک جاتی ہیں

(۷۴)...... درود شریف پڑھنے والے کے گھر پر آفتیں اور بلائیں نہیں آتیں

(۷۵)...... درود شریف پڑھنے سے جنت وسیع ہوتی جاتی ہے

(۷۶)...... درود شریف کی کثرت سے بندہ اولیائے کرام کی جماعت میں شامل ہو جاتا ہے

(۷۷)...... درود شریف ساری نفل عبادتوں سے افضل ہے

(۷۸)...... درود شریف پڑھنے والے کو قیامت کے دن تاج پہنایا جائے گا

(۷۹)...... درود شریف ہر شر کو رفع دفع کرتی ہے

(۸۰)...... درود شریف فتوحات کی چابی ہے

(۸۱)...... درود شریف ایسی تجارت ہے جس میں کسی قسم کا خسارہ نہیں ہے

(۸۲)...... درود شریف جنت کا راستہ ہے

(۸۳)...... درود شریف کی کثرت کرنا آرزوؤں کے حاصل کرنے کا ذریعہ ہے

(۸۴)...... درود شریف کی کثرت کرنا اہل سنت والجماعت کی علامت ہے

(۸۵)...... درود شریف کا پڑھنا صدقہ نہ ہونے کی صورت میں صدقہ کے قائم مقام ہو جاتا ہے

(۸۶)...... جو شخص درود شریف پڑھتا ہے، وہ خدا تعالیٰ کے فعل میں موافقت کرتا ہے کیونکہ یہ وہ فعل ہے جس کو خدا تعالیٰ نے اپنی طرف بھی منسوب کیا ہے

ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی

اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ نبی پر درود بھیجتے ہیں

اگرچہ اس میں شک نہیں کہ ہمارے درود اور خدا کے درود میں بڑا فرق ہے، لیکن بہر حال خدا کے ساتھ اشتراک عمل ضرور ہے

(۸۷)......درود پڑھنے والا دوزخ اور نفاق سے بری کر دیا جاتا ہے۔ (گویا نفاق بھی جہنمی ہونے کی علامت ہے)

(۸۸)......درود کا پڑھنے والا جنت میں شہداء کے قریب آباد کیا جائے گا، یعنی شہداء کے مکان کے متصل ہی اس کا مکان بنایا جائے گا

(۸۹)......جس دعا کی ابتدا اور انتہا میں درود ہوگا، وہ دعا یقیناً قبول ہوگی

(۹۰)......درود پڑھنے والا قیامت میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شفاعت کا مستحق ہوگا

(۹۱)......درود پڑھنے والے سے فرشتے محبت کرتے ہیں اور اس کی اعانت وامداد کرتے ہیں

(۹۲)......درود پڑھنے والا جب مر جائے تو درود اس میت کے لئے استغفار کرتا ہے

(۹۳)......ایک درود قیامت میں کوہ احد کے برابر وزنی کر دیا جائے گا تاکہ میزان میں وزن بڑھایا جاسکے

(۹۴)......درود پڑھنے والے کو بھرپور ثواب دیا جاتا ہے

(۹۵)......درود پڑھنے والے کے گناہ روز بروز مٹتے جاتے ہیں

(۹۶)......درود شریف کا ثواب غلام آزاد کرنے سے بھی زیادہ ہے

(۹۷)......ایک دفعہ درود پڑھنے سے اسی (۸۰) برس کے صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں

(۹۸)......درود پڑھنے والے کا گناہ تین دن تک کراماً کاتبین نہیں لکھتے، اور

اس کی توبہ کا انتظار کرتے رہتے ہیں، اگر یہ توبہ نہ کرے تو تین دن کے بعد گناہ لکھا جاتا ہے

(۹۹)......درود پڑھنے والا قیامت کے ہولناک منظر سے محفوظ رہتا ہے

(۱۰۰)......درود پڑھنے والے کو خدا کی رحمت چاروں طرف سے ڈھانگ لیتی ہے

(۱۰۱)......درود پڑھنے والا اللہ کے غصہ سے مامون ہو جاتا ہے

(۱۰۲)......درود پڑھنے والے کو قیامت میں عرش الٰہی کا سایہ میسر ہوگا

(۱۰۳)......درود پڑھنے والوں کو میدان محشر میں پیاس کی تکلیف نہیں ہوگی

(۱۰۴)......درود پڑھنے والے دوزخ کے پل پر ثابت قدم رہیں گے اور پل صراط کو عبور کرنے میں ان کے پاؤں نہیں ڈگمگائیں گے

(۱۰۵)......درود پڑھنے والے کو جنت میں بہت سی بیویاں عطا کی جائیں گی

(۱۰۶)......درود پڑھنے والے کو اتنا ثواب ملتا ہے جیسے کسی نے بیس دفعہ جہاد کیا

(۱۰۷)......درود پڑھنے والے کو صدقہ کا اجر ملتا ہے

(۱۰۸)......سو مرتبہ درود پڑھنے والے کو ایک لاکھ نیکیاں دی جاتی ہیں اور اس کے ایک لاکھ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں

(۱۰۹)......جو شخص روزمرہ سو مرتبہ درود پڑھتا ہے تو اس کی سو حاجتیں پوری کر دی جاتی ہیں، جن میں سے تیس دنیا کی اور ستر آخرت کی ہوتی ہیں

(۱۱۰)......ہر دن میں سو بار درود پڑھنا ایسا ہے جیسے رات بھر عبادت کرنا

(۱۱۱)......درود شریف کا پڑھنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام اعمال سے بہتر ہے

(۱۱۲)......درود جس مجلس میں پڑھا جائے اس مجلس کی زینت ہے اور قیامت میں چمکتا ہوا نور ہے

(۱۱۳)......درود شریف پڑھنے سے محتاجی اور تنگ دستی دور ہو جاتی ہے

(۱۱۴) درود شریف کا پڑھنے والا سرکار دو عالم ﷺ سے بہت قریب ہو جاتا ہے

(۱۱۵)......بکثرت درود پڑھنے والا اللہ تعالیٰ سے قریب ہو جاتا ہے (یعنی خدا کا مقرب بن جاتا ہے)

(۱۱۶)......جو شخص پچاس مرتبہ روز درود پڑھتا ہے اسے قیامت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مصافحہ کا شرف حاصل ہوگا

(۱۱۷)......جو شخص درود شریف بکثرت پڑھتا رہتا ہے، اس سے اگر بعض فرائض میں بھی کوتاہی ہو جائے تو باز پرس نہ ہوگی

(۱۱۸)......درود پڑھنے والے کے دل سے زنگ دور ہو جاتا ہے

(۱۱۹)......جس دعا کے ساتھ درود بھی شامل ہو، وہ خدا تک پہنچ جاتی ہے اور اسے کوئی مانع نہیں روک سکتا

(۱۲۰)......جو شخص صبح شام دس دس مرتبہ درود پڑھ لیا کرتا ہے، وہ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا مستحق ہو جاتا ہے

(۱۲۱)......جس شخص نے شوق و محبت کے ساتھ دن میں تیس بار اور رات میں تیس بار درود شریف پڑھا تو اس دن اور رات کے گناہ معاف کر دیئے گئے

(۱۲۲)......جو شخص گھر میں داخل ہو کر گھر والوں کو سلام کرے اور اس کے بعد درود شریف پڑھے تو اس گھر سے معاش کی تنگی دور ہو جاتی ہے

(۱۲۳)......اگر کوئی بات بھول جائے تو درود شریف پڑھنے سے یاد آ جاتی ہے

(۱۲۴)......درد پڑھنے والے سے مرض نسیان دور ہو جاتا ہے

(۱۲۵)......جس کے پاس خرچ کرنے کو نہ ہو اور وہ درود شریف پڑھ لے تو اس کو صدقہ کا ثواب مل جاتا ہے

(۱۲۶)......درود بھیجنے والے کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود جواب دیتے ہیں اور یہ شخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب کی شرافت کا فخر حاصل کرتا ہے

(۱۲۷)......درود پڑھنے والا اس لعنت سے محفوظ رہتا ہے جس کی دعا جبرائیل علیہ السلام

نے کی ہے اور حضور نے اس پر آمین فرمائی ہے

یہ ایک حدیث کا ٹکڑا ہے، پورا واقعہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ منبر پر تشریف لائے اور پہلی سیڑھی پر قدم رکھ کر فرمایا آمین، پھر دوسری سیڑھی پر قدم رکھ کر فرمایا آمین، اور اسی طرح تیسری سیڑھی پر قدم رکھ کر فرمایا آمین۔ جب صحابہ رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تو جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا جس نے دونوں بوڑھے ماں باپ کو پایا، یا دونوں میں سے ایک ہی کی دولت نصیب ہوئی اور پھر اس نے جنت حاصل نہ کی، تو یہ بدنصیب خدا کی رحمت سے دور ہو، میں نے کہا، آمین۔ دوسری سیڑھی پر قدم رکھتے وقت انہوں نے کہا، جس شخص نے رمضان المبارک جیسا اکرم مہینہ پایا اور اس مہینہ کی برکت سے جنت حاصل نہ کی، تو یہ بدقسمت خدا کی رحمت سے دور ہو، میں نے کہا آمین۔ اور تیسری سیڑھی پر انہوں نے یہ کہا کہ جس شخص نے آپ کا نام مبارک سن کر درود نہ پڑھا تو وہ بھی خدا کی رحمت سے دور ہو، میں نے کہا آمین

(۱۲۸)......درود پڑھنے والے کو قیامت میں جنت کا راستہ تلاش کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی، یعنی جنت میں نہایت آسانی کے ساتھ داخل ہو جاتا ہے

(۱۲۹)......حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر جفا کرنے کے جرم سے محفوظ رہتا ہے، کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، جس نے میرا نام سن کر درود نہ پڑھا، اس نے مجھ پر ظلم کیا

(۱۳۰)......درود پڑھنے والا خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی لعنت سے محفوظ رہتا ہے

(۱۳۱)......درود پڑھنے والا بخیل کہلانے سے محفوظ رہتا ہے، یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، جو مجھ پر درود نہیں پڑھتا، وہ بخیل ہے

(۱۳۲)......درود پڑھنے والے سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو محبت ہو جاتی ہے

(۱۳۳)......درود پڑھنے والے کو ایمان وہدایت کی دولت سے نوازا جاتا ہے، اس کا دل زندہ کردیا جاتا ہے اور گمراہی وفسق سے محفوظ رہتا ہے

(۱۳۴)......درود خواں کی محبت آسمان وزمین کے رہنے والوں کے دل میں ڈال دیا جاتا ہے

(۱۳۵)......درود پڑھنے والے کی عمر میں، مال میں، ایمان میں اور اہل وعیال میں برکت ہوتی ہے

(۱۳۶)......درود کی کثرت سے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت دل میں زیادہ ہوتی ہے

(۱۳۷)......امت پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت بڑا حق ہے، یہ حق درود ہی پڑھنے سے ادا ہو سکتا ہے

(۱۳۸)......درود پڑھنے والے کو خدا کے ذکر کا ثواب بھی مل جاتا ہے

(۱۳۹)......درود پڑھنے والے کا لقب کثیر الذکر رکھا جاتا ہے

(۱۴۰)......درود شریف پڑھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی دلیل ہے

درود شریف کے بے شمار فوائد وبرکات وانوارات ہے، لیکن یہاں انتہائی تتبع اور تلاش سے ہم (۱۴۰) فضائل کا مجموعہ جمع کر سکے ہیں۔ مختصر عرض یہ ہے کہ درود شریف پڑھنے کی اتنی کثرت کیجئے کہ تمہاری زبان اس میں تر ہو جائے اور تم اس رنگ میں رنگین ہو جاؤ، اللہ پاک عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین ثم آمین۔

درود شریف پڑھنے کے مواقع اور کہاں کہاں پڑھنا مستحب ہے

یہ وہ احوال اور مقامات ہیں جن میں درود پاک کا پڑھنا ثابت ہے اور درود پاک کا پڑھنا فضیلت وثواب اور دینی دنیاوی برکات وفوائد کا باعث ہے۔

ان مواقع کو شمس الدین ابن قیم جوزیہ رحمۃ اللہ علیہ نے جلاء الافہام میں،

نزل الابرار من ادعیہ والا ذکار میں، اور شمس الدین سخاوی رحمہ اللہ نے القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع میں نہایت ہی تفصیل کے ساتھ احادیث وآثار سے ثابت کرتے ہوئے بیان کیا ہے۔

ان مقامات میں کسی بھی درود پاک کا پڑھ لینا خواہ مختصر خواہ طویل ہو کافی اور باعث فضیلت ہے۔

(۱)......وضو سے فارغ ہونے کے بعد

(۲)......تیمم کے بعد

(۳)......غسل سے فراغت پر خواہ غسل جنابت ہو یا غسل حیض ونفاس ہو

(۴)......نماز کے اندر (قعدہ اخیرہ میں)

(۵)......وصیت نامہ لکھتے وقت

(۶)......خطبہ نکاح کے وقت

(۷)......دن کے اول یعنی صبح کے وقت

(۸)......اور دن کے آخر وقت یعنی شام کے وقت

(۹)......سونے کے وقت

(۱۰)......سفر کرتے وقت

(۱۱)......سواری پر سوار ہوتے وقت

(۱۲)......بازار سے نکلتے وقت

(۱۳)......دعوت طعام کے وقت (دستر خوان پر جب کھانے کے لئے بیٹھے)

(۱۴)......گھر میں داخل ہوتے وقت

(۱۵)......خط ورسائل شروع کرتے وقت

(۱۶)......بسم اللہ کے بعد

(۱۷)......رنج وغم پریشانی مصیبت کے وقت

(۱۸)......فقر فاقہ اور تنگی معیشت کے موقعہ پر

(۱۹)......کسی حاجت وضرورت کے موقعہ پر

(۲۰)......ڈوبنے کے وقت

(۲۱)......طاعون، ہیضہ وبائی امراض کے وقت اس کا ورد

(۲۲)......دعا کے شروع میں، بیچ میں اور آخر میں

(۲۳)......کان بجنے کے وقت

(۲۴)......ہاتھ پیر سن ہونے کے وقت

(۲۵)......چھینک آنے کے وقت

(۲۶)......کسی چیز کو رکھ کر بھول جانے کے وقت

(۲۷)......مولی کھانے کے وقت

(۲۸)......گدھا بولنے کے وقت

(۲۹)......گناہ سے توبہ کے وقت

(۳۰)......نماز حاجت کے وقت دعا میں

(۳۱)......تشہد کے بعد

(۳۲)......نماز سے فارغ ہونے کے بعد

(۳۳)......اقامت نماز کے وقت

(۳۴)......صبح کی نماز کے بعد

(۳۵)......مغرب کی نماز سے فارغ ہونے پر

(۳۶)......قنوت کے بعد

(۳۷)......تہجد کی نماز کے لئے اٹھنے کے وقت

(۳۸)......نماز تہجد سے فارغ ہونے کے بعد

(۳۹)......مسجد میں داخل ہونے کے وقت

(۴۰)......مسجد سے نکلتے وقت

(۴۱)......مسجد کے پاس سے گذرتے وقت

(۴۲)......مسجد دیکھتے وقت

(۴۳)......اذان سے فارغ ہونے کے بعد

(۴۴)......شب جمعہ میں

(۴۵)......جمعہ کے دن

(۴۶)......جمعہ کے دن عصر کے بعد

(۴۷)......پیر کے دن

(۴۸)......خطبوں میں ''جمعہ اور عیدین میں''

(۴۹)......عید کی تکبیرات کے درمیان

(۵۰)......جنازہ میں

(۵۱)......دوسری تکبیر کے بعد

(۵۲)......میت کو قبر میں داخل کرتے وقت

(۵۳)......استسقاء کی نماز میں

(۵۴)......کسوف اور خسوف کے خطبوں میں

(۵۵)......کعبہ مبارک دیکھتے وقت

(۵۶)......اور حج کے موقعہ میں

(۵۷)......صفا اور مروہ پر

(۵۸)......حجر اسود کے استلام کے وقت

(۵۹)......ملتزم کے پاس

(۶۰)......عرفہ کے دن ظہر کے بعد

(۶۱)......مسجد خیف میں

(۶۲)......تلبیہ سے فارغ ہونے کے بعد

(۶۳)......مدینہ منورہ نظر آتے وقت

(۶۴)......قبر اطہر (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زیارت کرتے وقت

(۶۵)......اور مدینہ منورہ میں قبر اطہر (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زیارت سے رخصت ہوتے وقت

(۶۶)......مدینہ منورہ کے آثار مبارک دیکھنے کے وقت

(۶۷)......بدر

(۶۸)......احد وغیرہ میں

(۶۹)......تمام احوال میں ہر وقت

(۷۰)......کسی اتہام سے بری ہونے کے لئے

(۷۱)......احباب سے ملاقات اور ملنے کے وقت

(۷۲)......مجمع میں جانے کے وقت

(۷۳)......مجمع سے علیحدہ اور واپس ہونے کے وقت

(۷۴)......ختم قرآن کے وقت دعا کے موقعہ پر

(۷۴)......تلبیہ کے بعد۔ (تلبیہ اسے کہتے ہیں جو حاجی احرام کے بعد پڑھا کرتے ہیں۔ **لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لک والملک لاشریک لک**)

(۸۵)......بازار جاتے وقت

(۸۶)......ضیافت کے وقت

(۸۷)......جب رات کو سو کر اٹھے

(۸۸)......قرآن شریف کی تلاوت کرنے کے بعد

(۸۹)......جمعۃ المبارک کے دن

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے، رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن کثرت سے مجھ پر درود شریف پڑھا کرو، جمعہ کا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے

(۹۰)......مسجد کو دیکھ کر

(۹۱)......مسجد میں سے گزرنے کے وقت (اگر کسی ضرورت کی وجہ سے مسجد میں سے گزرنا پڑے تو درود شریف پڑھتا ہوا گزرے)

(۹۲)......سختی اور پریشانی کے وقت

(۹۳)......خدا سے مغفرت طلب کرنے کے وقت

(۹۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسم گرامی کتاب میں لکھتے وقت

(۹۵)......درس وتدریس کے وقت (جب کوئی مدرس سبق پڑھنا شروع کرے تو اس سے پہلے درود شریف پڑھ لے)

(۹۶)......وعظ کہتے وقت (واعظ وعظ شروع کرنے سے پہلے درود شریف پڑھ لے)

(۹۷)......اگر کوئی گناہ کی بات ہوجائے تو فوراً درود شریف پڑھنا چاہئے، درود شریف کا پڑھنا اس گناہ کا کفارہ ہوجاتا ہے

(۹۸)......فقر وفاقہ کے وقت

(۹۹)......ہر نماز کے بعد

(۱۰۰)......جانور کو ذبح کرتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر سے پہلے

(۱۰۱)......منگنی اور نکاح کے وقت

(۱۰۲)......چھینکنے کے وقت

(۱۰۳)......وضو کے بعد

(۱۰۴)......گھر میں داخل ہوتے وقت (یعنی جب گھر میں آئے)

(۱۰۵)......سونے کے وقت یعنی جب سونا چاہے تو درود شریف پڑھ لے

(۱۰۶)......ہر مہم اور مشکل کام کے وقت (اگر کسی امر مہم کے وقت درود شریف پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ درود کی برکت سے اس مہم کو آسان کر دیتا ہے)

(۱۰۷)......علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عیدین کی تکبیرات کے درمیان بھی درود شریف پڑھنا مستحب ہے

اگرچہ ہم نے تحقیق وتلاش کے بعد درود شریف کے متعلق یہ (۱۰۷) مواقع لکھ دیئے ہیں، لیکن درود شریف ایسی چیز ہے کہ انسان ہر وقت ہی پڑھتا رہے تو بہتر ہے

(۱۰۸)......حفظ قرآن کے دعا میں

(۱۰۹)......مجلس سے اٹھنے کے وقت

(۱۱۰)......ہر ذکر اللہ کے موقعہ پر

(۱۱۱)......ہر کلام کے آغاز میں

(۱۱۲)......آپ کے ذکر اور تذکرہ مبارک کے وقت

(۱۱۳)......علم کی نشر اشاعت کے وقت

(۱۱۴)......وعظ کے وقت

(۱۱۵)......حدیث پاک کے پڑھنے کے وقت

(۱۱۶)......فتویٰ لکھتے وقت

(۱۱۷)......نام مبارک لکھتے وقت

خیال رہے کہ آپ کے نام مبارک کے ساتھ درود پاک کا لکھنا یا ذکر کے وقت پڑھنا واجب ہے، اس کی احادیث پاک میں بڑی تاکید اور اس کے خلاف سخت وعید وارد ہے، مزید یہ کہ اسم مبارک لکھنے کے بعد صلی اللہ علیہ وسلم یا علیہ الصلوٰۃ والسلام پورا لکھنا ضروری ہے، صرف ''صلعم'' یا ''ص'' لکھنے سے درود پاک کا نہ حکم پورا ہوتا ہے نہ ثواب ملتا ہے۔

جس کی تفصیل آگے آرہی ہے، انشاء اللہ العزیز

یارب صل وسلم دائما ابدا

علیٰ حبیبک خیر الخلق کلھم

مسئلہ

درود شریف کے لئے وضو یا غسل کی شرط نہیں ہے، بلا وضو اور بلا غسل بھی درود شریف پڑھا جاسکتا ہے، لیکن باوضو اور پاک وصاف حالت میں اور آداب کی رعایت رکھتے ہوئے پڑھنا نورٌ علیٰ نور ہے۔

☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆

باب دوم

کتابت دُرود شریف کی فضیلت

یعنی دُرود پاک صلی اللہ علیہ وسلم لکھنے کا ثواب اور فضیلت

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے آئینہ میں

میرے ایماں کا تقاضا ہے درود اور سلام

التجاؤں کا وسیلہ ہے درود اور سلام
حشر کی دھوپ میں سایہ ہے درود اور سلام
آیت پاک یصلون صدادیتی ہے
قدسیوں کا بھی وظیفہ ہے درود اور سلام
میری پونجی، مرا سرمایہ، مرا راس المال
میرے ایمان کا تقاضا ہے درود اور سلام
کلک مدحت سے باندازِ عقیدت میں نے
قلب کی لوح پہ لکھا ہے درود اور سلام
ہے یقین مجھ کو دعاؤں کی قبولیت کا
میں نے جس روز سے سیکھا ہے درود اور سلام
مونس وہمدم و دمساز ہے ہر حالت میں
روح کے غم کا مداوا ہے درود اور سلام
اسم اعظم ہے، بڑا سب سے وظیفہ ہے یہی
روٹھے لمحوں کا سہارا ہے درود اور سلام
بیٹھتے اٹھتے شب و روز زباں پر لاؤ
آخرت کے لئے توشہ ہے درود اور سلام
سبز گنبد کے تصور میں پڑھواے نازش
دیدسرکار کا رستہ ہے درود اولسلام

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اللہ کے پیارے میرا سلام لینا

لینا خدا کے پیارے میرا سلام لینا
قربان میں تمہارے میرا سلام لینا
کونین میں تمہیں ہو کونین کا سہارا
کونین کے سہارے! میرا سلام لینا
یوں کہہ کے کر رہی ہے ہر شے سلام تم کو
اللہ کے پیارے میرا سلام لینا
ہر آسماں پہ ہر سو ہر نجم کہہ رہا ہے
عرش بریں کے تارے میرا سلام لینا
قسمت سے آستاں پر پہنچے تو کیف بیکس
رو رو کے یوں پکارے میرا سلام لینا

رحمت دو عالم ﷺ کے اسم گرامی لکھتے وقت درود پڑھنا اور لکھنا

جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی لکھنے کے وقت درود شریف پڑھنا ثواب ہے تو اس کا چھوڑنا بہت بُرا ہوا۔ لہذا جان لو، کہ جب تم اپنی زبان سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود شریف پڑھتے ہو تو ایسے ہی اپنی انگلیوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف لکھنا چاہئے یہ بہت بڑے اجر و ثواب کا کام ہے۔ سنت پر عمل کرنے والے اور احادیث کو روایت کرنے والے اور آثار (صحابہ و تابعین) کی اتباع کرنے والے اس فضیلت کو حاصل کرکے کامیاب ہو گئے۔ کاش کہ اس احسان (خداوندی) کا ہمیں احساس ہوتا۔ اہل علم نے اس کو مستحب قرار دیا ہے کہ جب بھی لکھنے والا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی لکھے تو ہر مرتبہ درود شریف لکھے اور فرمایا کہ یہ مناسب نہیں ہے کہ کوئی (درود کی) علامت لکھ کر چھوڑ دے۔

جیسا کہ سستی کرنے والے اور جہالت کرنے والے اور عام طالبین حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک اور درود شریف مکمل لکھنے کے بجائے "صلعم" لکھ دیتے ہیں یہ لکھنا مناسب نہیں ہے۔ اور یہ ادب کے بھی خلاف ہے، حقیقت میں تو ادب یہ ہے کہ اگر کسی تحریر میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام گزرے تو وہاں بھی درود شریف لکھنا چاہئے۔ محدثین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے یہاں اس مسئلہ میں انتہائی تشدد ہے کہ حدیث پاک لکھتے ہوئے کوئی ایسا لفظ نہ لکھا جائے جو استاذ سے نہ سنا ہو حتیٰ کہ اگر کوئی لفظ استاذ سے غلط سنا ہو تو اس کو بھی یہ حضرات نقل میں بعینہ اسی طرح لکھنا ضروری سمجھتے ہیں جس طرح استاذ سے سنا ہے۔ اس کو صحیح کرکے لکھنے کی اجازت نہیں دیتے۔ اسی طرح اگر توضیح کے طور پر کسی لفظ کے اضافہ کی ضرورت سمجھتے ہیں تو اس کو استاذ کے کلام سے ممتاز کرکے لکھنا ضروری سمجھتے ہیں، تاکہ یہ شبہ نہ ہو کہ یہ لفظ بھی استاذ نے کہا تھا۔ اس سب کے باوجود جملہ حضرات محدثین اس

کی تصریح فرماتے ہیں کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی آئے تو درود شریف لکھنا چاہئے اگرچہ استاذ کی کتاب میں نہ ہو جیسا کہ امام نووی نے شرح مسلم شریف کے مقدمہ میں اس کی تصریح کی ہے۔اسی طرح امام نووی تقریب میں اور علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح میں لکھتے ہیں:

''ضروری ہے یہ بات کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کے وقت زبان کو اور انگلیوں کو درود شریف کے ساتھ جمع کرے، یعنی زبان سے درود شریف پڑھے اور انگلیوں سے لکھے بھی، اور اس میں اصل کتاب کا اتباع نہ کرے، اگرچہ بعض علماء نے یہ کہا ہے کہ اصل کا اتباع کرے۔'' انتھیٰ

بہت سی روایات حدیث بھی اس سلسلہ میں وارد ہوئی ہیں اگرچہ وہ متکلم فیہ بلکہ بعض کے اوپر موضوع ہونے کا بھی حکم لگایا گیا ہے، لیکن کئی روایات اس قسم کے مضمون کے وارد ہونے پر اور جملہ علماء کا اس پر اتفاق اور اس پر عمل اس بات کی دلیل ہے کہ ان احادیث کی کچھ اصل ضرور ہے۔

علامہ سخاوی قول بدیع میں لکھتے ہیں کہ جیسا کہ تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی لیتے ہوئے زبان سے درود پڑھتا ہے اسی طرح نام مبارک لکھتے ہوئے اپنی انگلیوں سے بھی درود شریف لکھا کر کہ تیرے لئے اس میں بہت بڑا ثواب ہے اور یہ ایک ایسی فضیلت ہے جس کے ساتھ علم حدیث لکھنے والے کامیاب ہوتے ہیں علماء نے اس بات کو مستحب بتایا ہے کہ اگر تحریر میں بار بار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام آئے تو بار بار درود شریف لکھے اور پورا درود لکھے اور کاہلوں اور جاہلوں کی طرح سے صلعم، وغیرہ الفاظ کے ساتھ اشارہ پر قناعت نہ کرے۔

درود شریف لکھنے کی فضیلت حضور اقدس ﷺ کے فرمان کے آئینہ میں

(۱)......قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی فی کتاب لم تزل الملائکۃ تصلی علیہ مادام اسمی فی ذلک الکتاب۔

(کذافی مطالع المسرات صفحہ ۲۱، وللالی للسیوطی جلد ۱ صفحہ ۱۲۱، کتاب العلم، والقول البدیع صفحہ ۱۸۹)

ترجمہ: ''حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، جو شخص مجھ پر درود بھیجے کسی کتاب میں، ہمیشہ فرشتے اس پر درود بھیجتے رہیں گے، جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا۔''

(۲)......حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص میرا نام تحریر کرے، اور اس کی ساتھ درود وسلام لکھے تو جب تک وہ درود وسلام اس کتاب میں پڑھا جائے گا، برابر ثواب ملتا رہے گا۔

(رواہ فی کتاب الصلوٰۃ والبشر)

علماء کہتے ہیں کہ حدیث پاک ان اولی الناس بی یوم القیمۃ۔اس کے مصداق محدثین ہی ہیں کہ وہ بہت کثرت سے درود شریف پڑھنے والے ہیں اور علماء نے اس سلسلہ میں اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔جس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد وارد ہوا ہے کہ جو شخص میرے اوپر کسی کتاب میں درود بھیجے ملائکہ اس کے لئے اس وقت تک استغفار کرتے رہتے ہیں جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے۔

یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے لیکن اس جگہ اس کا ذکر کرنا مناسب ہے اور اس کی طرف التفات نہ کیا جائے کہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو موضوعات میں ذکر کر دیا ہے۔اس لئے کہ اس کے بہت سے طرق ہیں جو اس کو موضوع ہونے سے خارج کر دیتے ہیں اور اس کے مقتضی ہیں کہ اس حدیث کی اصل ضرور ہے اس لئے کہ طبرانی نے اس کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے نقل کیا ہے، اور ابن عدی نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے اور اصبہانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث سے اور ابونعیم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے نقل کیا ہے۔انتھیٰ

صاحب اتحاف نے شرح احیاء میں بھی اس کے طرق پر کلام کیا ہے۔وہ کہتے ہیں کہ حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ

کے کلام سے موقوفاً نقل کی گئی ہے۔ ابن قیم کہتے ہیں کہ یہ زیادہ اقرب ہے۔ صاحب اتحاف کہتے ہیں کہ طلبہ حدیث کو عجلت اور جلد بازی کی وجہ سے درود شریف کو چھوڑنا نہ چاہئے۔ ہم نے اس میں بہت مبارک خواب دیکھے ہیں۔

(فائدہ) علامہ فاسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

والکتاب یشمل التالیف والرسالۃ وغیرھما

(مطالع المسرات صفحہ ۲۱)

یعنی کتاب کا لفظ عام ہے، رسالہ ہو یا کوئی دیگر تالیف وتحریر

امام کتانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

سمعت بعض مشائخی یذکر انہ یشترط فی الثواب المذکور التلفظ فی حال الکتابۃ.

''میں نے بعض اساتذہ سے سنا کہ ثواب اس وقت نصیب ہوگا، جب درود شریف لکھنے کے بعد زبان سے بھی پڑھے۔

لیکن اس قول کو مرجوح قرار دے کر حدیث کو عموم میں رکھتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ:

ولم اقف علیہ لغیرہ، بل ظاھر الحدیث و کلام العلماء ان ذلک لیس بشرط کلہ. (المطالع صفحہ ۲۱. ۲۲)

یعنی قول مذکور سوائے میرے بعض اساتذہ کے کسی سے منقول نہیں، بلکہ حدیث کا ظاہر اور علماء کا کلام بتاتا ہے کہ لکھنے کی بجائے محرومیوں کی طرح صلعم وغیرہ لکھ دیتے ہیں۔ یہ شرط نہیں ہے۔

(فائدہ)

بہتر یہ ہے کہ کتابت کے ساتھ زبان سے بھی درود شریف پڑھ لیجئے، تاکہ دوہرا ثواب حاصل ہوجائے، اور ائمہ کے اجماع واتفاق پر عمل ہو۔

حضرت علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ضروری ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کے وقت زبان اور انگلیوں کو درود شریف کے ساتھ جمع کرے، یعنی زبان سے درود شریف پڑھے اور انگلیوں سے لکھے بھی، اور اس میں اصل کتاب کا اتباع نہ کرے، ہم نے قارئین کرام کے سامنے چند احادیث بھی لے کر آئے ہیں تاکہ ہمارا موضوع خوب نکھرتا چلا جائے۔

کتابتِ دُرود شریف کے بارے میں حضرت علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ قول بدیع میں لکھتے ہیں کہ تم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی لیتے ہوئے زبان سے درود شریف پڑھتے ہو، اسی طرح نام مبارک لکھتے ہوئے اپنی انگلیوں سے بھی درود شریف لکھا کرو، اس میں بہت بڑا ثواب ہے، اور یہ ایک ایسی فضیلت ہے کہ جس کے ساتھ علم حدیث لکھنے والے کامیاب ہوتے ہیں، علماء اہل سنت والجماعت نے اس بات کو مستحب بتلایا ہے، اگر تحریر میں بار بار حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام آئے تو بار بار درود شریف لکھے، اور پورا درود شریف لکھے، اور کاہلوں اور جاہلوں اور بدقسمتوں واحمقوں کی طرح سے صلعم، صللم وغیرہ کے الفاظ کے ساتھ اشارہ پر قناعت نہ کرے، جیسا کہ اوپر احادیث سے بھی بات واضح ہوچکی ہے۔

درود شریف لکھنے کی برکت سے جنت میں داخلہ کی بشارت

رحمۃ اللعالمین، حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: قیامت کے روز اللہ تعالیٰ محدثین کرام رحمہم اللہ علیہم اور علماء دین کو اٹھائے گا، اور ان کی سیاہی مہکتی خوشبو ہوگی، وہ دربار خداوندی میں حاضر ہوں گے، تو اللہ تعالیٰ ان سے

فرمائے گا، تم عرصہ دراز تک میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک بھیجتے رہتے تھے، فرشتو! ان کو جنت میں لے جاؤ۔ (سعادۃ الدارین)

درود شریف لکھنے والے کے لئے فرشتوں کا استغفار

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا، تو جب تک میرا نام مبارک اس میں رہے گا، فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے رہیں گے۔ (سعادۃ الدارین)

درود شریف لکھنے والے کے لئے تمام عمر ثواب کی بشارت

ختم المرسلین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

"جس شخص نے میری طرف سے کوئی علم کی بات لکھی، اور اس کے ساتھ درود شریف لکھ دیا، تو جب تک وہ کتاب پڑھی جائے گی اس کو ثواب ملتا رہے گا۔"

(سعادۃ الدارین)

جب تک درود باقی تب تک ثواب

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے میری کوئی روایت لکھی اس کے ساتھ درود پاک بھی لکھا تو جب تک وہ کتاب پڑھی جائے گی درود کا ثواب باقی رہے گا۔"

(ابن مندہ، دار قطنی، القول البدیع صفحہ ۳۳۸)

صبح وشام فرشتے کی دعائے رحمت

جعفر بن محمد رحمہ اللہ سے موقوفاً مروی ہے:

"کہ جو شخص کسی کتاب میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود لکھ دے گا اس پر فرشتے صبح وشام جب تک اس کتاب میں نام مبارک رہے گا رحمت کی دعا کرتے رہیں گے۔" (القول البدیع صفحہ ۲۳۸)

حضرت جعفر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اس پر فرشتے صبح وشام رحمت بھیجتے ہیں۔ (القول البدیع صفحہ ۱۳۷)

﴿ فائدہ ﴾

اس سے معلوم ہوا کہ پڑھنے کے مقابلہ میں لکھنے کا ثواب زیادہ ہوتا ہے، جب تک لکھا ہوا کاغذ وکتاب میں باقی تب تک ثواب ملتا رہے گا، اور صبح وشام فرشتوں کی دعائیں ملتی رہیں گی، اس سے ان حضرات کی فضیلت معلوم ہورہی ہے جو حضرات حدیث پاک کا شغف رکھتے ہیں کہ وہ فرشتوں کی دعائیں پاتے رہتے ہیں، کس قدر ارزاں اور قیمتی سودا ہے، خدائے پاک اپنے فضل سے تاعین حیات شغل حدیث قبول فرمائے۔ آمین۔

بکثرت دُرود پاک لکھنے کی وجہ سے جنت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

"کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا یہ اصحاب حدیث لائے جائیں گے، ان کے ہاتھ میں قلم اور دوات ہوگی، خدائے پاک ان سے فرمائے گا، تم اصحاب حدیث ہو، تم کثرت کے ساتھ نبی پاک پر درود لکھا کرتے تھے جاؤ جنت۔ (طبرانی، القول صفحہ ۲۳۹)

﴿ فائدہ ﴾

اس سے ان حضرات کی بڑی فضیلت معلوم ہوتی ہے جو حدیث پاک اور درود شریف

لکھنے کا شغف رکھتے ہیں، یا انہوں نے ایسی کتاب لکھی جس میں بکثرت درود پاک لکھنے کی نوبت آئی، جیسے احادیث پاک سے متعلق کتابیں، ایک حدیث میں ہے کہ لوگ جو اصحاب علم ہوں گے خدائے پاک کے سامنے پیش کئے جائیں گے، ان کی روشنائی (جس سے کتاب لکھتے تھے) عطر کی طرح مہک رہی ہوگی ان سے کہا جائے گا تم کثرت سے درود پاک کا شغل رکھتے تھے جاؤ جنت (القول البدیع صفحہ ٢٣٩)

کتابتِ درود شریف کرنے والوں کیلئے حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بشارت

قیامت کے دن علماء حدیث حاضر ہوں گے، اور ان کے ہاتھوں میں دواتیں ہوں گی (جن سے وہ حدیث لکھتے تھے) اللہ جل شانہ حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرمائیں گے کہ ان سے پوچھو یہ کون ہیں، اور کیا چاہتے ہیں، وہ عرض کریں گے کہ ہم حدیث پڑھنے اور لکھنے والے ہیں۔

وہاں سے اشارہ ہوگا کہ جاؤ جنت میں داخل ہو جاؤ۔

﴿فائدہ﴾

علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ تقریب میں اور علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح میں لکھتے ہیں کہ یہ ضروری ہے کہ درود شریف کی کتابت کا بھی اہتمام کیا جائے، جب بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام گزرے، اور اس کے بار بار لکھنے سے اکتاوے نہیں، اس لئے کہ اس میں بہت ہی زیادہ فوائد ہیں، اور جس نے اس میں تساہل کیا بہت بڑی خیر سے محروم ہو کر رہ گیا، علماء کہتے ہیں کہ حدیث پاک ان اولی الناس بی یوم القیامۃ (قیامت میں میرے قریب تر ہوں گے) کے مصداق محدثین ہی ہیں، کہ وہ بہت کثرت سے درود شریف پڑھنے والے ہیں، اور علماء نے

اس سلسلہ میں حدیث کو بھی ذکر کیا ہے، جس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد وارد ہوا ہے، جو شخص میرے اوپر کسی کتاب میں درود بھیجے، ملائکہ اس کے لئے اس وقت تک استغفار کرتے رہتے ہیں، جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے، اور یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے لیکن اس جگہ اس کا ذکر کرنا مناسب ہے، اور اس کی طرف التفات نہ کیا جائے کہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو موضوعات میں ذکر کر دیا ہے، اس لئے کہ اس کے بہت سے طرق ہیں، جو اس کو موضوع ہونے سے خارج کر دیتے ہین، اور اس کے مقتضی ہیں کہ اس حدیث کی اصل ضرور ہے، اس لئے کہ طبرانی نے اس کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے نقل کیا ہے، اور ابن عدی نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے اور اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے اور ابو نعیم رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے نقل کیا ہے، انہی صاحب اتحاف رحمۃ اللہ علیہ نے شرح احیاء میں بھی اس کے طرق پر کلام کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے کلام سے موقوفاً نقل کی گئی ہے، علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہ زیادہ اقرب ہے، صاحب اتحاف کہتے ہیں کہ طلباء حدیث کو عجلت اور جلد بازی کی وجہ سے درود شریف چھوڑنا نہ چاہئے، ہم نے اس میں بہت مبارک خواب دیکھے ہیں، اس کے بعد پھر انہوں نے کئی خواب نقل کئے ہیں وہ مبارک خواب اور عبرت والے خواب باب پنجم میں تفصیل سے آگے آرہے ہیں۔ انشاء اللہ العزیز

☆.....☆.....☆.....☆.....☆.....☆.....☆.....☆.....☆

وہ تو کفر ہے۔

درود شریف کو اختصار سے لکھنے کا عبرتناک انجام

حضرت امام جلال الدین سیوطی (متوفی ۹۱۱ھ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
"پہلا شخص جس نے درود شریف اختصار کے ساتھ لکھا اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔"

﴿فائدہ﴾

ایسا صرف اس لئے ہوا کہ اس نے حضور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معاملہ میں معمولی تصور کیا اور اسی لئے اسے یہ سزا ملی، ورنہ اتنا سخت سزاوار کیوں ٹھہرا گیا، حالانکہ اس نے مال نہیں چرایا تھا، لیکن حقیقت یہ ہے کہ جس کے دل میں عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم وعظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے وہ جانتا ہے کہ مال کی چوری سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے شان کی چوری میں مذکورہ سزا پھر بھی کم ہے۔

درود شریف لکھنے میں اختصار کرنے والے محروم القسمت ہے

شیخ احمد بن شہاب الدین بن حجر ہیتمی مکی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

حضرت الشیخ احمد بن شہاب الدین بن حجر ہیتمی مکی (المتوفی ۹۸۴ھ) رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں کہ:

وکذا اسم رسوله بان یکتب عقبه صلی الله علیه وسلم فقد جرت عادة الخلف کالسلف ولا یختصر بکتابتها بنحو صلعم فانه عادة المحرومین.

"اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی کے ساتھ لکھا جائے کہ یوں ہی

سلف صالحین کا طریقہ چلا آرہا ہے، لیکن چاہئے اس کو لکھتے وقت اختصار کر کے نہ لکھا جائے، اس لئے کہ یہ محروم لوگوں کا کام ہے۔" (فتاوی حدیثیہ صفحہ ۱۹۶)

شفیع المذنبین، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی کے اوپر صلعم، صللم، ؐ وغیرہ لکھنے والے محروم القسمت لوگوں کا کام ہے، جس کی تصریحات آپ کے سامنے ہے۔

کتابت درود شریف میں اختصار مکروہ تحریمہ ہے

قطب الارشاد مظفری رحمۃ اللہ کا ارشاد

یکره الرمز بالصلوة والترضی والترحم بالکتابة یکتب بکماله ولا یاسأم منه والا حرم حظا عظیما.

"یعنی درود شریف اور رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور رحمۃ اللہ علیہ کی جگہ رمز (ؐ ؓ ؒ) لکھنا مکروہ تحریمہ ہے، بلکہ پورا درود شریف (صلی اللہ علیہ وسلم، رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور رحمۃ اللہ علیہ) لکھے اور پورا لکھنے سے نہ اکتائے ورنہ بڑے ثواب سے محروم رہے گا۔"
(قطب الارشاد مظفری صفحہ ۲۶۹، مطبوعہ بمبئی)

کتابت درود شریف میں اختصار کرنے والے اجر عظیم سے محروم ہے

حضرت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

حضرت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

من اغفل هذا حرم خیرا عظیما وفوت فضلا جسیما.

(شرح مسلم شریف)

"یعنی جو اس سے غافل ہوا، وہ اجر عظیم سے محروم رہا اور اس سے بڑا فضل فوت ہو گیا۔"

کتابت درود شریف میں اختصار کرنا مکروہ ہے

صاحب روح البیان رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ

ویکرہ الرمز للصلوٰۃ والسلام علی النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام فی الخط بان یقتصر من ذلک علی الحرفین ھکذا "عم" او نحو ذلک کمن یکتب صلعم یشیر بہ الیٰ صلی اللّٰہ علیہ وسلم.

(تفسیر روح البیان جلد ۷، صفحہ ۲۲۸)

"یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی کے لئے اشارہ اور کنایہ کرنا مکروہ ہے، بایں طور کہ صرف دو حرفوں پر اقتصار کرے جیسے "عم" یا یونہی اور جیسے کوئی کی طرف اشارہ کرنے کے لئے صلعم لکھ دے۔

قارئین کرام!

اگر کسی بندۂ خدا کے دل میں خدا تعالیٰ کا خوف ہے تو اس کے لئے یہ چند حوالہ جات ہی کافی ہیں، آج کل انگریزی خواں وانگریزی داں حضرات کی عام عادت بنی ہوئی ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) انگریزی میں لکھتے وقت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مکمل اسپیلنگ لکھنے کی بجائے صرف (MOHD) یا (MUHD) لکھتے ہیں، یہ بھی شدید محرومی اور اللہ کی ناراضگی کو دعوت دینا ہے، اور ان کو اپنی اصلاح کرنی چاہئے، اور یہاں اس مسئلہ کی بھی وضاحت ضروری ہے کہ جب بھی لفظ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کوئی اسم گرامی کسی شخص کا یا کسی دیگر شے کا نام رکھا جائے وہاں درود شریف پڑھنا ہے، نہ لکھنا ہے اور نہ ہی ان اسماء پر (صلعم، صللم، ؐ، ؐ) وغیرہ کا نشان لگانا ہے، آج اس مرض کا علاج ضرور بالضرور ہونا چاہئے، خواہ وہ علماء ہوں، یا مشائخ، یا اونچی تعلیم والے ہوں۔ یا عام پڑھے لکھے (الا ماشاء اللہ) کہ

حضور تاج دار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی کے اوپر صلعم، صللم، ؐ، ؐ وغیرہ لکھ دیتے ہیں، ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہئے، کیونکہ فقہائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کے فیصلے اوپر مختصر طور پر درج کردیئے گئے ہیں کہ ایسا لکھنا محروم القسمۃ لوگوں کا کام ہے، ہم نے یہاں اختصار کے ساتھ لکھا ہے، ورنہ حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے جذب القلوب صفحہ ۲۴۲ میں اور سعادۃ الدارین صفحہ ۱۸۹ میں بھی اس مسئلہ کو خوب سمجھایا ہے، حضرات فقہائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام گرامی کے ساتھ صلعم، صللم، ؐ، ؐ وغیرہ لکھنے والوں کو متنبہ کیا ہے کہ محرومی اور بدقسمتی کو نہ للکارو، یہاں تک کہ سعادۃ الدارین صفحہ ۱۸۹ میں ایسا کرنے والوں کو ست عوام جہلاء کا فعل لکھا ہے، اب جو لوگ اشارہ وکنایہ سے کام لیتے ہیں اگر ہم ان کو ست کہیں یا جاہل تو وہ ناراض ہوں گے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ انہیں نہ کہا جائے تب بھی صلعم صللم، ؐ، ؐ وغیرہ لکھ کر خود اپنے آپ کو جاہلوں اور کاہلوں میں درج کررہے ہیں۔

این شقاوت بزور بازو نیست

لیکن یہ ضرور کہتا ہوں کہ آپ کے لئے صلعم، صللم، ؐ، ؐ وغیرہ جو لکھتے ہیں یہ بدبختوں سے ہی سرزد ہوتا ہے، جیسے عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے واسطہ نہیں ہے، ورنہ اپنے حکام وغیرہ کے القاب وآداب میں تخفیف کرکے تو دیکھیں، پھر اس کا انجام بھی دیکھیں۔

مختصر یہ کہ تقریباً اسی طرح اسلاف صالحین رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم نے اپنی تصانیف میں تنبیہات لکھی ہیں، ان چند حوالہ جات پر اکتفاء کیا گیا ہے، ورنہ سینکڑوں عبارات اس قسم کی صراحۃً کتب احادیث وتفاسیر وفقہ وفتاوئی ائمہ اربعہ رحمہم اللہ تعالیٰ میں موجود ہیں۔

العاقل تکفیہ الاشارۃ

دانا را اشارہ کافیست

باب چہارم

صلوٰۃ کتابت

یعنی دُرود شریف صلی اللہ علیہ وسلم لکھنے پر انعام
اور ان کے مبارک خوابوں کا ایمان افروز تذکرہ

فرشتوں کی امامت

حضرت حفص بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے محدث جلیل القدر حضرت ابوزرعہ رضی اللہ عنہ کو بعد خواب میں دیکھا کہ وہ پہلے آسمان پر ہیں، اور فرشتوں کی امامت فرمارہے ہیں، میں نے ان سے عرض کی کہ آپ نے یہ عالی مرتبہ کس طرح پایا؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنے ہاتھ سے ایک ہزار احادیث تحریر کی ہیں، اور ہر حدیث میں لکھا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ جو مجھ پر ایک درود شریف بھیجے تو اس پر دس مرتبہ اللہ تعالیٰ رحمت فرماتا ہے، اس حساب سے اتنا اجر عظیم حق تعالیٰ نے عطا فرمایا۔

(جذب القلوب عن جمع الجوامع للسیوطی والبدیع)

درود شریف کے طفیل میں بخشش

جذب القلوب میں بھی یہ تحریر ہے کہ حدیث کے ایک طالب علم کو خواب میں دیکھا گیا کہ وہ کہہ رہا ہے، مجھے اللہ تعالیٰ نے بخشش دیا ہے، اور ان سب اہل مجلس کو بھی جو حدیث سنتے تھے، اس درود شریف کی برکت سے جو ہر حدیث کے ساتھ پڑھا جاتا تھا (یعنی صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل)

بخشش کا سبب کیا ہے؟

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے بعض صوفیاء نے کہا کہ میرا ایک دوست فوت ہوا، میں نے خواب میں اسے دیکھ کر پوچھا، مافعل اللہ بک؟ تیرے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ فرمایا؟ تو اس نے جواب میں بتایا " غفرلی " "مجھے اللہ تعالیٰ نے بخش دیا" میں نے پوچھا بخشش کا سبب کیا ہے؟ تو اس نے کہا:
کنت اکتب الحدیث فاذا جاء ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتبت

عقب اسمه صلى الله عليه وسلم ، ابتغى بذلك الثواب فغفر الله لى بذلك.

(مطالع ص ٣٧)

''یعنی حدیث شریف لکھتے وقت میری عادت یہ تھی کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی آتا تو آپ کے اسم گرامی کے بعد میں صلی اللہ علیہ وسلم لکھ دیتا اس میں نیت محض حصول ثواب کی تھی، اسی بناپر اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا۔''

ماشاء اللہ یہ مرتبہ کہاں سے ملا؟

حافظ ابوعبداللہ سفیان بن عینیہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ انہوں نے ہمیں بیان فرمایا کہ صاحب الخلقان کے خلف نے کہا، ہمارا ایک دوست تھا جو ہمارے ساتھ حدیث پڑھتا تھا، بہ تقدیر ربانی وہ فوت ہوگیا، میں نے اسے دیکھا کہ سبز رنگ کا لباس پہنے ہوئے ہے، اور نہایت مستغنیانہ طور پر ٹہل رہا ہے، میں نے کہا:

الست صاحبى الذى كنت تطلب معى الحديث فما هذا الذى أرى.

''اے فلاں! تو وہ نہیں جو میرے ساتھ حدیث شریف کا علم حاصل کرتا تھا؟ ماشاء اللہ یہ مرتبہ کہاں سے ملا؟

اس نے کہا

كتبت معلم الحديث فلم يميز لى حديث فيه ذكر محمد (صلى الله عليه وسلم) الا كتبت باثره (صلى الله عليه وسلم) فكا فانى ربى بهذا الذى تراه على.

''تمہیں معلوم ہے کہ جب میں کوئی حدیث شریف لکھتا جہاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسم گرامی آتا تو میں اس کے ساتھ ''صلی اللہ علیہ وسلم'' ضرور لکھتا تھا، اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کے طفیل یہ مرتبہ عنایت فرمایا ہے، جس کو تم دیکھ رہے ہو۔ (نقلہ ابن الوداعہ)

اپنے باپ کو خواب میں دیکھنا

محمد ابوسلیمان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ کو خواب میں دیکھا اور ان سے عرض کیا:

يا ابت مافعل الله بک؟

ابا جی اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیا معاملہ فرمایا؟

والد ماجد مرحوم نے جواباً فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بخش دیا ہے، میں نے پوچھا کس سبب سے؟ انہوں نے فرمایا:

بكتابتى الصلوة على النبى صلى الله عليه وسلم فى كل حديث.

صرف اس لئے کہ میں ہر حدیث لکھتے وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسم گرامی کے بعد صلی اللہ علیہ وسلم لکھا کرتا تھا۔

ایک حدیث دان بزرگ

حضرت ابوصالح عبداللہ بن صوفی فرحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک حدیث دان بزرگ کو ان کے وصال کے بعد خواب میں دیکھا گیا، اور ان سے دریافت کیا گیا (مافعل الله بک) ''آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ انہوں نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے بخش دیا، عرض کی گئی کس بنا پر؟ انہوں نے فرمایا (بصلا تى فى كتابى على رسول الله صلى الله عليه وسلم) ''صرف اس لئے کہ میں رسول اللہ کے اسم گرامی کے بعد صلی اللہ علیہ وسلم لکھا کرتا تھا۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے بے حساب نعمتیں

صاحب دلائل الخیرات رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہمارا ہمسایہ ایک کاتب تھا، اس کا انتقال ہوگیا، میں نے انہیں خواب میں دیکھ کر پوچھا، آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا،

فرمایا مجھے بخش دیا گیا ہے، سبب دریافت کیا تو فرمایا:

كنت اذا كتبت اسم محمد صلى الله عليه وسلم في كتاب صليت فاعطاني ربي مالا عين رأت ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب بشر.

"میری عادت تھی کہ جب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی لکھتا تو درود شریف پڑھ لیا کرتا تھا، تو اللہ تعالیٰ نے ایسی نعمتیں عطا فرمائی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا، اور نہ ہی کسی کان نے سنا اور نہ کسی کے دل پر ایسی بات کھٹکی۔

اس حکایت سے معلوم ہوا کہ درود شریف پڑھنے اور لکھنے والے کا بہت بڑا مرتبہ ہے، اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ادب کا تقاضہ یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہر نام کے ساتھ لفظ صلی اللہ علیہ وسلم لکھے، اور نہ صرف لکھنے پر اکتفا کرے بلکہ زبان سے بھی درود شریف پڑھے۔

(فائدہ)

مطالع المسرات میں ہے کہ اس بعض سے حضرت عبیداللہ بن عمر قواریری رحمۃ اللہ علیہ مراد ہیں، وہ بہت بڑے محدث تھے، حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور اسحاق بن راہویہ وابن خیثمہ رحمھم اللہ تعالیٰ کے طبقہ کے تھے، اسماء رجال کے تراجم پر مستند تصنیف فرمائی، عبداللہ بالتصغیر پڑھا جائے اور قواریری بفتح القاف، وذکرہ السخاوی فی المقاصد ص ۱۱۱ مختصرا

صرف دو انگلیوں نے نجات دلائی ہے

حضرت ابوالفضل الکندی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد حضرت عیسیٰ بن عباد رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دریافت کیا کہ حق تعالیٰ نے کیا معاملہ فرمایا؟ انہوں نے

جواب دیا کہ میرے ہاتھ کی صرف دو انگلیوں نے نجات دلائی ہے، حضرت عیسیٰ بن عباد رحمۃ اللہ علیہ نے تعجب وحیرانی سے پوچھا کہ اس کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے فرمایا بات یہ ہے کہ جب میں کتاب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک لکھتا تھا تو آپ کے اسم گرامی کے بعد صلی اللہ علیہ وسلم لکھا کرتا تھا۔

(فائدہ)

چونکہ لکھنے کا کام کم از کم دو انگلیوں سے ہوتا ہے اس لئے ان بزرگ نے فرمایا کہ میری نجات دو انگلیوں کے ذریعہ عمل میں آئی ہے۔

نوٹ: یہاں اکثر حکایات مطالع المسرات سے لی گئی ہے۔

صلی اللہ علیہ وسلم مکمل لکھنے کی برکت

(۱)..... حضرت ابوالحسن میمونی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے استاد حضرت ابوعلی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا، ان کو انگلیوں کے اوپر کوئی چیز سونے یا زعفران کے رنگ سے لکھی ہوئی تھی، میں نے ان سے پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں حدیث پاک کے اوپر لکھا صلی اللہ علیہ وسلم کرتا تھا۔

ہمارے سامنے روشن ومنور ہو رہا ہے

(۲)..... حضرت حسن بن محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا، انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ کاش تو یہ دیکھتا کہ ہمارا نبی کریم پر کتابوں میں درود لکھنا کیسا ہمارے سامنے روشن اور منور ہو رہا ہے۔

(بدیع للسخاوی)

بکثرت درود لکھنے کی برکت سے فرشتوں کے ساتھ نماز

(۳)..... حضرت جعفر بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت

ابو زرعہ رحمۃ اللہ علیہ محدث کو خواب میں دیکھا کہ آسمان پر فرشتوں کے ساتھ نماز پڑھ رہے ہیں، میں نے اس اعلیٰ ترین اعزاز کا سبب پوچھا، اس شخص نے کہا کہ میں نے دس لاکھ حدیثیں لکھی ہیں، جب نام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آتا میں درود لکھتا اس سبب سے مجھے یہ اعزاز ملا ہے۔

(القول البدیع صفحہ ۲۴۱) (فضائل درود شریف صفحہ ۱۱۳، از شیخ الحدیث عاشق رسول حضرت مولانا زکریا صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ)

درود شریف لکھنے کی برکت سے بخشش ہوگئی

(۴)...... حضرت عبید اللہ بن قواریری رحمۃ اللہ علیہ سے نقل ہے کہ ایک کاتب میرا پڑوسی تھا وہ مرگیا، میں نے اسے خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ کاتب نے کہا، مجھے بخش دیا گیا، اور مجھ کو ایسا کچھ دیا کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا، اور نہ کسی کان نے سنا، نہ کسی دل پہ گزرا، یہ صرف درود شریف لکھنے کی برکت سے ہوا۔ (ذکر السخاوی صفحہ ۱۹۱)

درود شریف لکھنے کی برکت سے مغفرت ہوگئی

(۵)...... حضرت ابن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھا اور پوچھا خدا نے کیا معاملہ کیا؟ انہوں نے کہا بیٹا خدا نے میری مغفرت کر دی ہے، میں نے پوچھا کس عمل پر؟ میرے باپ نے کہا ہر حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف لکھا کرتا تھا، اس عمل کی وجہ سے مغفرت ہوگئی۔ (بدیع)

جنت میں داخلہ کی بشارت

(۶)...... بیہقی نے حضرت ابوالحسن شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے ان کا خواب نقل کیا کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا کہ یا رسول

اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے جو اپنے رسالہ میں درود پاک لکھا ہے:

صلی اللہ علیٰ محمد کلما ذکرہ الذاکرون وصلی علی محمد کلما غفل عن ذکرہ الغافلون.

تو آپ کی طرف سے ان کو کیا انعام دیا گیا؟ سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ میری طرف سے ان کو یہ بدلہ دیا گیا ہے کہ وہ بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔

(فضائل درود شریف صفحہ ۱۲۳، از شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ)

☆...... حضرت عبداللہ بن عبدالحکیم سے مروی ہے کہ میں نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا تو عرض کیا کہ اللہ جل شانہ، نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ فرمایا کہ رحم فرمادیا اور میری مغفرت فرمادی اور مجھ کو جنت کی طرف بھیج دیا گیا جیسا کہ دلہن کو (شب زفاف میں) اس کے خاوند کی طرف بھیجا جاتا ہے اور پھول میرے اوپر بکھیرے گئے تو میں نے پوچھا کہ مجھے یہ رتبہ (حالت) کیسے ملا۔ ایک کہنے والے نے کہا کہ اس وجہ سے کہ آپ نے اپنی کتاب **الرسالہ من الصلاۃ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم** میں درود لکھا ہے۔ میں نے کہا وہ کون سا درود ہے۔ تو جواب ملا؟" **صلی اللہ علیٰ محمد عدد ما ذکرہ الذاکرون وعدد ما غفل عن ذکرہ الغافلون.**" کئی طرق سے اس خواب کو اور اس درود شریف کی روایت کو بیان کیا گیا ہے۔

بیہقی میں ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو کسی نے خواب میں دیکھا اور ان سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ فرمایا کہ میری مغفرت ہوگئی۔ پوچھا کہ کس عمل کی وجہ سے؟ فرمایا وہ پانچ کلمات ہیں جن سے میں حضور پر درود شریف پڑھا کرتا تھا۔ پوچھا وہ کیا ہیں؟ فرمایا وہ یہ ہیں:

اللھم صلی علیٰ محمد عدد من صلی علیہ وصل علیٰ

محمد بعدد من لم یصل علیه وصل علیٰ محمد کما امرت ان یصلی علیه وصل علیٰ محمد کما تحب ان یصلی علیه وصل علیٰ محمد کما ینبغی الصلاة علیه.

ترجمہ: اے اللہ رحمت بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے والوں کی تعداد کے بقدر اور رحمت بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہ پڑھنے والوں کی تعداد کے بقدر۔ اور رحمت بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسی رحمت کہ جس کا آپ نے ہمیں حکم فرمایا۔ اور رحمت بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جیسی رحمت آپ کو پسند ہو۔ اور رحمت بھیج ایسی رحمت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے مناسب ہو۔

اسی طرح بعض محدثین کو خواب میں دیکھا گیا اور ان سے پوچھا گیا کہ اللہ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ کہا کہ میری مغفرت کردی گئی۔ پوچھا گیا کس عمل سے؟ کہا کہ میں ان دو انگلیوں سے لکھا کرتا تھا" صلی اللّٰه علیه وسلم "

درود پاک لکھنے کی وجہ سے مغفرت

(۷)......ابن میسرہ قواریری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ میرا ایک پڑوسی تھا، ان کا انتقال ہوگیا، میں نے اسے خواب میں دیکھا تو پوچھا، اللہ نے کیا معاملہ کیا، کہا کہ بخش دیا میں نے پوچھا کس سبب سے؟ اس نے کہا جب حدیث پاک لکھتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر درود صلی اللہ علیہ وسلم لکھتا (تو اس عادت درود کی وجہ سے بخش دیا گیا۔)

ابن بشکوال رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ بعض اصحاب الحدیث کو خواب میں دیکھا گیا تو ان سے پوچھا گیا کہ خدا نے کیا معاملہ کیا اس نے جواب دیا ان ہاتھوں سے بکثرت درود لکھنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مغفرت فرمادی، ابو موسیٰ مدینی رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ محدثین کی ایک جماعت کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھا گیا تو انہوں نے

خبر دی کہ درود پاک ہر حدیث پر لکھنے کی وجہ سے ہم لوگوں کی مغفرت ہوگئی۔

(القول البدیع صفحہ ۲۴۲)

ملأ اعلیٰ میں فرشتوں کے ساتھ نماز

(۸)......حضرت ابو زرعہ محدث رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک شخص کو خواب میں دیکھا، وہ آسمان میں فرشتوں کے ساتھ نماز پڑھ رہے ہیں، میں نے کہا کہ یہ مرتبہ کیسے؟ انہوں نے کہا میں نے اس ہاتھ سے دس لاکھ حدیثیں لکھی ہیں، ہر حدیث پاک پر درود لکھا کرتا تھا، اور آپ نے فرمایا جو ایک مرتبہ بھیجتا ہے اس پر دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ (القول صفحہ ۲۴۱)

سبز لباس میں ملبوس

(۹)......سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے ایک صاحب سے نقل کیا ہے کہ ان کے ایک دوست تھے، جو طلب حدیث میں ان کے رفیق تھے، ان کا انتقال ہوگیا، تو میں نے خواب میں دیکھا کہ نئے سبز لباس میں گھوم رہے ہیں، میں نے پوچھا (یہ مرتبہ کیسے) کیا تم میرے ساتھ حدیث نہیں پڑھا کرتے تھے، یہ درجہ کیسے ملا......؟ اس نے کہا، تمہارے ساتھ حدیث پاک طلب کرتا تھا، جب بھی کوئی حدیث لکھتا تو اس کے ساتھ درود پاک بھی اس کے نیچے لکھا کرتا تھا، بس یہ اسی کی برکت ہے، جو تم دیکھ رہے ہو۔ (جلاء الافہام صفحہ ۲۳۰، القول صفحہ ۲۳۹)

درود پاک صلی اللہ علیہ وسلم لکھنے کی وجہ سے مغفرت

(۱۰)......سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ ہمارا ایک دوست تھا اس کا انتقال ہوگیا، خواب میں اسے میں نے دیکھا تو پوچھا اللہ پاک نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا، اس نے کہا بخش دیا گیا، میں نے پوچھا کس وجہ سے......؟ جواب دیا،

میں حدیث پاک لکھا کرتا تھا، جب بھی آپ کا نام مبارک آتا، ثواب کی نیت سے درود پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) لکھتا، اسی وجہ سے مغفرت ہوگئی۔

(القول صفحہ ۲۳۹، جلاء صفحہ ۲۳۰)

﴿فائدہ﴾

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اور دیگر علماء نے اس قسم کے بکثرت واقعات لکھے ہیں کہ نام نامی کے ساتھ درود پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) لکھنے کے التزام سے مغفرت ہوگئی۔

﴿فائدہ﴾

چنانچہ کتاب الصلوٰۃ میں سند کے ساتھ نقل کیا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جوکوئی مومن " صلی اللہ علیہ (سیدنا) محمد" (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ورد کرے تو (اس کی برکت) سے اس کے دشمن بھی دوست بن جاتے ہیں، اور قسم ہے حق تعالیٰ کی جولوگ محبت اس لئے کریں گے کہ وہ حق تعالیٰ کا محبوب ہوگا۔

اسی دوسری روایت میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جو شخص "صلی اللہ علی (سیدنا) محمد" کا ورد کرے اس کا قلب نفاق سے ایسا پاک ہوجاتا ہے، جیسا پانی سے کپڑا۔ (ذکر فی کتاب الصلوٰۃ)

ایک اور روایت میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جب تم کسی مجلس میں بیٹھتے ہوئے پڑھو" بسم اللہ الرحمن الرحیم، صلی اللہ علی سیدنا محمد " (صلی اللہ علیہ وسلم) تو اللہ تعالیٰ تم پر رحمت کا ایک ایسا فرشتہ مقرر فرمادیتا ہے جو تمہیں غیبت سے روکے گا۔ (کذافی کتاب الصلوٰۃ والبشر)

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھنے پر جنت کی بشارت

☆......شیخ علی بن عبدالکریم الدمشقی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت محمد ابن الامام زکی الدین المنذری کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا کہ ہم جنت میں داخل ہوگئے پھر ہم نے ان کے ہاتھ کو بوسہ دیا تو انہوں نے کہا کہ خوش خبری لے لو حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ جو شخص اپنے ہاتھ سے لکھے " قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم " وہ میری ساتھ جنت میں ہوگا۔

میرے تذکرہ میں صلی اللہ علیہ وسلم کہو

☆......ابوسلیمان محمد الحرانی کے ایک پڑوسی فضل نے خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلمنے فرمایا کہ جب تم حدیث لکھتے ہو یا میرا نام یاد کرتے ہو تو مجھ پر درود شریف کیوں نہیں پڑھتے اس کے مدت بعد دوبارہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو تم نے مجھ پر درود شریف پڑھا وہ پہنچا، جب تم مجھ پر درود شریف پڑھو یا میرا تذکرہ کرو تو کہو "صلی اللہ علیہ وسلم "۔

نور کا ایک ستون

☆......حضرت عبداللہ المروزی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے والد دونوں رات کے وقت حدیث پاک کا ورد کرتے تھے اس جگہ سے لوگوں نے دیکھا کہ نور کا ایک ستون بلند ہوتا ہے اور آسمان پر بادلوں تک پہنچ جاتا ہے۔

ایک قلم دست مبارک میں لیا

☆......ابو اسحاق ابراہیم بن دارم الدارمی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ نہشل کے نام

سے معروف تھے، فرماتے ہیں کہ میں احادیث کی تخریج کے لئے لکھا کرتا تھا "قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم تسلیما"۔ میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی گویا میری چیزوں میں سے ایک قلم دست مبارک میں لیا اور فرمایا کہ "ھذا جید" یہ بہتر چیز ہے۔

یہ کس عمل کی وجہ سے

☆...... حسن بن رشیق رحمۃ اللہ علیہ کو ان کی وفات کے بعد کسی نے بڑی اچھی حالت میں دیکھا پوچھا کہ یہ کس عمل کی وجہ سے ہے؟ کہا کہ بوجہ کثرت درود شریف پڑھنے کے جو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھا کرتا تھا۔

ہر حدیث کے ساتھ کتابتِ درود شریف صلی اللہ علیہ وسلم

☆...... حافظ ابوموسیٰ المدینی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک جماعت محدثین کے بارے میں نقل کیا کہ لوگوں نے ان کو خواب میں دیکھا کہ وہ بتا رہے تھے کہ ان کی مغفرت کردی گئی اس وجہ سے کہ وہ ہر حدیث پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی پر صلی اللہ علیہ وسلم لکھا کرتے تھے۔

رشیق کی مجلس میں حاضر ہوا کرو

O...... ابو العباس الخیاط رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ ابو محمد بن رشیق رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں بیٹھے تھے۔ شیخ نے ان کا اکرام کیا اور کہا کہ شیخ کے سامنے پیش کرنے کی کوئی چیز ہے۔ آپ نے فرمایا لو پڑھو۔ اس کے بعد (تیسری مرتبہ) میں نے خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ فرما رہے ہیں تم رشیق کی مجلس میں حاضر ہوا کرو کیونکہ وہ اس میں اتنی اتنی بار درود شریف پڑھا کرتے ہیں۔

دوسطور کے درمیان میں "صلی اللہ علیہ وسلم" لکھا کرتا تھا

☆...... قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب ان کی کتاب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر آتا تو دوسطور کے درمیان میں "صلی اللہ علیہ وسلم" لکھا کرتا تھا۔ اور اس کے بعد لکھا کرتا تھا۔ "فرضی اللہ عن قاسم وغفرلہ۔" (پس اللہ قاسم سے راضی ہو اور اس کی مغفرت کردے) ان کا یہ عمل عجیب معلوم ہوتا تھا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے نفع دیں اور ہمارے اعمال کو اپنے لئے خالص کردیں۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ جون ۱۹۹۹ء کا واقعہ ہے۔ برطانیہ کے شہر مانچسٹر میں واقع لڑکیوں کے ایک اسکول کے ہال میں تقریری مقابلہ ہو رہا تھا۔ موضوع تھا (مشہور مذہبی شخصیت) اس موضوع پر اظہار خیال کرتے ہوئے ایک بچی نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کو اپنی تقریر کا موضوع بنایا۔ اپنی تقریر کے دوران یہ بچی جب بھی لفظ "محمد ﷺ" ادا کرتی تو غیر ارادی طور پر "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" نہ کہتی۔ کلاس میں بیٹھی ایک بچی کو یہ حرکت انتہائی ناگوار گذری۔ اس غیر ارادی لغزش کو ایک دو دفعہ برداشت کرنے کے بعد اس بچی سے نہ رہا گیا۔ وہ اچانک اپنی نشست سے اٹھی اور زوردار آواز میں بے اختیار پکار اٹھی۔ "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" ہال میں سناٹا چھا گیا۔ سکول کی تاریخ میں پہلی بار کسی نے نظم وضبط کی خلاف ورزی کی تھی۔

بچی کو فوری طور پر ہال سے باہر نکال دیا گیا۔ یہودی وعیسائی اساتذہ اور ماہرین نفسیات پر مشتمل بورڈ نے بچی سے متعدد سوالات کئے اور اس بے ساختہ حرکت کے بارے میں پوچھا، بچی نے ہچکیوں اور سسکیوں میں ایمان افروز جواب دیا کہ جب

کوئی شخص ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اسم گرامی استعمال کرتا ہے، تو اس پر فرض ہے کہ وہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ادا کرے۔ میں اس پر کوئی کمپرومائز نہیں کرسکتی۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی سن کر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے الفاظ کہنا میرا ایمانی و دینی استحقاق اور فریضہ ہے۔ اس فریضہ اور استحقاق کی ادائیگی سے مجھے ڈسپلن کے نام پر نہیں روکا جاسکتا۔ (شہیدانِ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم)

☆.......☆.......☆.......☆.......☆.......☆.......☆.......☆.......☆

باب پنجم

ترکِ صلوٰۃِ کتابت

یعنی دُرود شریف صلی اللہ علیہ وسلم نہ لکھنے والوں
کے عبرتناک حکایات

سارے نبیوں میں ہیں مکرم ﷺ

رحمت عالم خلق معظم، رہبر کامل، ہادی اعظم
فخر زمانہ، نازش آدم، ﷺ

ناداروں کا ، دکھیاروں کا، مامن وماویٰ، محسن اعظم
زخمی دلوں پہ مرہم مرہم، ﷺ

وحی یوحی، حامل قرآں، اس کے فرماں ،محکم محکم
ذات مکرم، خلق مجسم، ﷺ

ہادی مرسل، شافع محشر، در یتیم، وعبد معظم
میر مجالس، افسر اعظم، ﷺ

جس نے سنوارے گیسوئے ہستی، الجھے برہم برہم
جس کے چرچے عالم عالم، ﷺ

جس نے اٹھائے راہ خدا میں رنج مسلسل ،ایذا پیہم
صاحب اسراء، ضیف مکرم ﷺ

آپ خدا ہے جس کا ثناء خواں، مرتبہ دان ذات مکرم
کون و مکاں پر جس کا پرچم، ﷺ

نازش عرفاں، حسن تکلم ،
مصدر شفقت جان ترحم، ﷺ

ان کی نصیحت نور ہدایت ان کی محبت روح عبادت
دل کا سکوں ہے ان کا تبسم ﷺ

ان کی مدحت موجب رحمت، ان کی عقیدت باعث برکت
ان کی شفاعت وجہ نعم ، ﷺ

جس نے سنوارے گیسوئے ہستی، الجھے برہم برہم
جس کے چرچے عالم عالم، ﷺ

بن جائے اسرار مقدر، زینت لب ہو دن بھر، شب بھر
دل کی دھڑکن جاں کا ترنم، ﷺ

سید و سرور، طاہر واطہر، شافع محشر ، ساقی کوثر
چشمہ حیواں، موجہ زم زم، ﷺ

وہ ہیں عرش علیٰ کے راہی، حق نے خودی ان کی گواہی
حق کے داعی، حق کے محرم، ﷺ

جود وسخا کا بہتا دریا، وادی وادی قریہ قریہ
مہر مسلسل، رحمت پیہم، ﷺ

ان کی سنت میرا زیور، ان کا اسوہ میرا جھومر
ان کا دیں ہے سر کی چادر، ﷺ

ان کا مذہب خیر کا مصدر، ان کا مشرب لطف سراسر
ان کا منصب شافع محشر، ﷺ

روشن ان سے قلب کا آنگن، مہکا ان سے روح کا گلشن
ان کی ہستی خیر سراسر، ﷺ

رحمت عالم رحمت عالم
سرتا پا اخلاص ومحبت ﷺ

صبر و رضا سے فقر و غنا سے، عفو عطا سے، جود وسخا سے
کیا کیا مہکا باغ رسالت ﷺ

علم کا رہبر، علم کا محور، لطف کا مظہر، رحم کا پیکر

خیر سراسر، کامل برکت ﷺ
ہادی برحق، قلب و نظر حق، راہگزر حق، زاد سفر حق
مثل سحر حق جس کی ہر آیت ﷺ
دیدہ بینا، روشن سینہ، دل بے کینہ، سچ کا خزینہ
عزم سفینہ، ساحل ہمت ﷺ
رنج اٹھائے، خوشیاں بانٹے، گل برسائے پاکر کانٹے
لب پہ کبھی شکوہ نہ شکایت ﷺ

درود شریف نہ لکھنے والوں کے عبرتناک مناظر

حکایت نمبرا...... چہرہ انور (صلی اللہ علیہ وسلم) پھیر لیا

☆......ابو علی حسن بن علی العطار رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ابو طاہر المخلص نے اپنے ہاتھ سے میرے لئے کچھ رسائل لکھے تو اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جب بھی ذکر آتا تھا تو اس میں لکھا ہوتا تھا "قال صلی اللہ علیہ وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً" ابو علی نے کہا میں نے ان سے پوچھا کہ تم ایسا کیوں لکھتے ہو۔ جواب دیا کہ میں بچپن میں حدیث پاک لکھا کرتا تھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آتا تو درود شریف نہیں لکھتا تھا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خواب میں دیکھ کر آگے بڑھا، راوی نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ یہ بھی کہا کہ میں نے آپ پر سلام بھی بھیجا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف سے اپنا چہرۂ مبارک پھیر لیا۔ میں دوسری جانب جا کر کھڑا ہوا تو دوسری طرف بھی ایسا ہی ہوا۔ تیسری مرتبہ بھی اسی طرح کیا تو میں نے عرض کیا یا نبی اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کیوں مجھ سے اپنا چہرہ ہٹاتے ہیں۔ فرمایا کیونکہ جب تم اپنی کتاب لکھتے ہو تو مجھ پر درود شریف نہیں لکھتے کہا کہ اس وقت سے میں لکھتا ہوں صلی اللہ علیہ وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً۔

(القول البدیع صفحہ ۱۴۱)

حضرت ابو طاہر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھ کو اس واقعہ سے تنبہ ہوا اور اس وقت سے معمول بنالیا کہ آپ کے اسم گرامی کے ساتھ ہمیشہ صلی اللہ علیہ وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً تحریر کرتا ہوں۔ (کتاب الصلوٰۃ)

حکایت نمبر ۲...... بخل درود کی عبرتناک سزا

حضرت ابوزکریا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حدیث شریف لکھتا تھا اور

کاغذ کی بچت کے لحاظ سے آپ کے اسم گرامی کے ساتھ درود شریف (صلی اللہ علیہ وسلم) نہیں لکھتا تھا، اس کی اس بے ادبی کی وجہ سے اس کے داہنے ہاتھ میں زخم آکلہ ہو گیا جس سے اس کا ہاتھ گل گیا۔(نعوذ باللہ غضبہ و نصلی و نسلم علیٰ حبیبہ)

حکایت نمبر۳...... حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب ہی میں تنبیہ

شیخ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے کہ ایک شخص صرف صلی اللہ علیہ پر اکتفا کرتا اور وسلم نہ لکھتا تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے خواب میں فرمایا کہ تو اپنے آپ کو چالیس نیکیوں سے کیوں محروم رکھتا ہے؟ یعنی "وسلم" میں چار حرف ہیں اور ہر حرف پر ایک نیکی اور ہر نیکی پر دس گنا ثواب ہے تو "وسلم" میں چالیس نیکیاں ہو گئیں۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

(فائدہ)

اور جو محروم القسمت سالم درود شریف (صلی اللہ علیہ وسلم) لکھنے پڑھنے سے غفلت یا سستی کرے اس کا کیا حال ہو گا، اللہ تعالیٰ سمجھ دے۔ آمین

حکایت نمبر۴...... بخشش ہو گئی

ابن ابی سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو انتقال کے بعد خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا؟ انہوں نے فرمایا مجھے بخش دیا ہے، میں نے پوچھا کس عمل سے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میں ہر حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی کے بعد درود شریف لکھتا تھا۔ (بدیع)

حکایت نمبر۵...... سلام کیوں ترک کرتا ہے؟

حضرت ابراہیم نسفی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کو خواب میں دیکھا، میں آنحضور علیہ الصلوۃ والسلام کو اپنے سے منقبض پایا تو جلدی سے دستِ اقدس پکڑ کر بوسہ دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں تو حدیث پاک کے خدام سے ہوں، اور مسافر ہوں، حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے تبسم فرما کر ارشاد فرمایا کہ جب تو مجھ پر درود بھیجتا ہے تو سلام کیوں ترک کرتا ہے؟ اس کے بعد میرا معمول ہو گیا کہ میں صلی اللہ علیہ وسلم لکھنے لگا۔ (القول البدیع)

حکایت نمبر۶...... یہ اعزاز و اکرام کس بات پر ملا ہے؟

حضرت سفیان بن عیینہ حضرت خلف سے روایت کرتے ہیں کہ میرا ایک دوست تھا جو میرے ساتھ حدیث پڑھا کرتا تھا، اس کا انتقال ہو گیا، میں نے خواب میں دیکھا کہ وہ سبز رنگ کے نئے کپڑے پہن کر دوڑتا پھر رہا ہے، میں نے پوچھا کہ تو حدیث شریف پڑھنے میں ہمارے ساتھ تھا، یہ اعزاز و اکرام تجھے کس بات پر ملا ہے؟ اس نے کہا حدیثیں تو میں تمہارے ساتھ ہی لکھا کرتا تھا، لیکن جب حدیث شریف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی آتا تو میں اس کے نیچے صلی اللہ علیہ وسلم لکھ دیتا تھا، اللہ تعالیٰ نے اس وجہ سے مجھے یہ اعزاز بخشا جسے تم دیکھ رہے ہو۔ (بدیع)

حکایت نمبر۷...... درود شریف کیوں نہیں پڑھتا؟

حضرت ابو سلیمان محمد بن الحسین حرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پڑوس میں ایک صاحب تھے، جن کا نام فضل تھا بہت کثرت سے نماز روزہ میں مشغول رہتے تھے، انہوں نے بیان کیا کہ میں حدیث شریف لکھا کرتا تھا لیکن اس میں درود شریف نہیں لکھتا تھا، وہ خود کہتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو میرا نام اقدس (صلی اللہ علیہ وسلم) لکھتا یا پڑھتا ہے تو درود شریف کیوں نہیں پڑھتا؟ اس کے بعد انہوں نے

درود شریف کا اہتمام شروع کر دیا، اس کے کچھ دن بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر زیارت ہوئی، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلمنے فرمایا تیرا درود شریف میرے پاس پہنچتا ہے جب تو میرا نام لے تو صلی اللہ علیہ وسلم کہا کر۔ (بدیع)

حکایت نمبر ۸...... وسلّم کیوں نہیں کہتا؟

یہی ابوسلیمان رحمۃ اللہ علیہ اپنے متعلق ایک واقعہ لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے خواب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے مشرف ہوا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوسلیمان جب تو میرا نام لیتا ہے اور اس پر درود شریف بھی پڑھتا ہے تو "وسلم" کیوں نہیں کہتا، یہ چار حرف ہیں اور ہر حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں، اس معنی پر وہ بندۂ خدا چالیس نیکیاں چھوڑ دیتا ہے۔ (بدیع)

حکایت نمبر ۹...... مکمل درود نہ لکھنے کی وجہ سے آپ ﷺ کی ناراضگی

حضرت ابراہیم نسفی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے ناراض معلوم نظر آئے، میں نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور بوسہ لے کر پوچھا اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا ہم لوگ اصحاب سنت اور اہل سنت والجماعۃ میں نہیں ہیں؟ اور میں پردیسی ہوں (شاید اپنے وطن میں نہ ہوں گے) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرا دیا، اور فرمایا جب تم درود لکھتے ہو تو سلام کیوں نہیں لکھتے، چنانچہ اس کے بعد سے میں پورا درود و سلام (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ لکھنے لگا۔ (القول البدیع)

﴿فائدہ﴾

اس سے معلوم ہوا کہ صرف درود مثلاً یا "اللھم صل علیہ یا مصلیا" پڑھنا یا لکھنا اور سلام کو چھوڑ دینا آپ کی ناراضگی کے باعث ممنوع ہے۔

حکایت نمبر ۱۰...... درود پاک کے نہ لکھنے کی سزا

ابوزکریا رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ بصرہ کا ایک شخص جو مجھ سے متعارف تھا اس نے کہا کہ میرا ایک ساتھی تھا جو حدیث پاک تو لکھا کرتا مگر بخل کی وجہ سے کہ کاغذ زیادہ لگے گا درود پاک نہ لکھا کرتا تھا، میں نے اسے دیکھا تو اسے دائیں ہاتھ میں آکلے کی بیماری ہوگئی۔ (ابن بشکوال، القول صفحہ ۲۴۴)

حکایت نمبر ۱۱...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخ پھیرلیا

ابو طاہر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں شروع عمر میں جب حدیث لکھا کرتا تھا تو درود پاک نہیں لکھا کرتا تھا، میں نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو متوجہ ہوا اور سلام کیا تو آپ نے رخ پھیرلیا، میں دوسرے رخ سے متوجہ ہوا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخ پھیرلیا، پھر میں تیسری مرتبہ متوجہ ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کیوں رخ پھیر لیتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا نام تمہاری کتاب میں (حدیث لکھنے کے وقت) آتا ہے تو تم درود کیوں نہیں لکھتے، چنانچہ اس کے بعد سے میں (حدیث پاک میں آپ کے نام پر) صلی اللہ علیہ وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً لکھنے لگا (یعنی خوب مبالغہ سے لکھنے لگا)۔ (القول البدیع صفحہ ۲۴۳)

﴿فائدہ﴾

اس سے معلوم ہوا کہ اسم مبارک کسی بھی مقام پر لکھتے وقت درود پاک کا چھوڑ دینا درست نہیں، اسی طرح بعض لوگ اسم مبارک پر "صلعم" لکھ دیتے ہیں اس سے درود کا حکم ادا نہیں ہوتا جیسے "۷۸۶" سے بسم اللہ اور اس کا ثواب نہیں ملتا، یہ جہالت ہے، افسوس کہ اکثر اہل علم بھی اس میں گرفتار ہیں۔

"وسلم" چھوڑنے پر تنبیہ

☆......اسی طرح حضرت ابراہیم نسفی رحمۃ اللہ علیہ حضرت محمد بن ابی سلیمان یا عمر بن ابی سلیمان اور عبداللہ بن عمر بن میسرہ القواریری کے پڑوسی کا واقعہ ہے کہ خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے درود شریف لکھتے ہوئے درود شریف نہ پڑھنے یا، "وسلم" چھوڑنے پر تنبیہ فرمائی اور جب اس کی تعمیل کی گئی تو مغفرت کی خوشخبری سنائی۔

کوئی حدیث بغیر درود شریف کے نہ لکھوں گا

O......حسن بن موسیٰ الحضرمی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ ابن عجینہ کے نام سے مشہور ہیں، فرمایا کہ جب میں حدیث پاک لکھتا تھا تو جلدی کی وجہ سے میں درود شریف کے لئے ایک خط کھینچ دیا کرتا تھا تو میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خواب میں دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا بات ہے تم حدیث لکھتے ہو تو مجھ پر درود شریف نہیں لکھتے جیسا کہ ابو عمر والطبرانی مجھ پر درود شریف بھیجتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں گھبرا کر اٹھا اور اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ میں کوئی حدیث بغیر صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ لکھوں گا۔

مذکورہ حسن کی دوسری روایت میں ہے کہ میں نے بعض اہل مغرب کو کچھ لکھا اور جب بھی حدیث لکھتا تو اس میں صلی اللہ علیہ وسلم لکھا کرتا تھا انہوں نے کہا کہ اس کاغذ کو کیوں ضائع کرتے ہو تم اس میں (بار بار) لکھتے ہو۔ میں نے ان سے کہا اللہ کی قسم! میں کبھی بھی ایک ورقہ بغیر اس کے نہیں لکھوں گا۔

درود شریف کو کامل کیوں نہیں کرتے

O......حمزہ کنانی سے منقول ہے کہ میں حدیث پاک لکھتا تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر پر لکھتا "صلی اللہ علیہ وسلم"۔ میں نے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں کیا ہوا کہ مجھ پر جب درود پڑھتے ہو تو اس کو کامل نہیں کرتے۔ اس کے بعد میں صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وسلم لکھتا ہوں۔

اس کا ہاتھ ہی جھڑ گیا

☆......ابو زکریا یحییٰ بن مالک بن عائذ العائذی سے مروی ہے کہ بصرہ کے ہمارے ایک ساتھی نے کہا کہ ہمارا ایک ساتھی حدیث پاک لکھا کرتا تھا مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود شریف نہیں پڑھتا تھا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آتا تھا تو درود شریف کو محذوف کر دیتا تھا محض کاغذ کی بچت کرنے کے لئے۔ میں نے جب اس سے ملاقات کی تو دیکھا کہ اس کے دائیں ہاتھ پر ایسی بیماری لگی جس سے اس کا ہاتھ جھڑ گیا۔

کاروبار میں بڑا خسارہ اٹھانا پڑا

O......ابو عمر بن عبدالبر اپنی کتاب التمہید میں جب بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر لکھتے تو درود شریف کو حذف کرنے کا قصد کرتے جس کی وجہ سے ان کو اپنے کاروبار میں بڑا خسارہ اٹھانا پڑا۔ حالانکہ وہ درود شریف کا علم بہت اچھی طرح جانتے تھے۔ صلی اللہ علیہ وسلم تسلیماً کثیراً۔

درود شریف کی جگہ "ص" لکھنے کو حرام قرار دیا

☆......علامہ نمیری نے اپنے والد سے روایت کی کہ علماء میں سے ایک عالم نے مؤطا شریف کا ایک نسخہ اپنے ہاتھ سے لکھا اور بہت اچھی طرح لکھا اور جہاں پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک آیا انہوں نے اس کو حذف کر دیا اور اس کی جگہ "ص" لکھ دیا۔ اور بعض رئیس لوگوں نے اس کا قصد کیا کہ جو کتاب کو مختصر کرنے کی رغبت رکھتے تھے تا کہ نسخہ سستا خریدا جا سکے۔ لیکن جب کتاب ان کے پاس آئی تو انہوں نے تمام اختصار شدہ مواقع کو خوب اچھی طرح ٹھیک کر دیا۔ لہذا ان کو اس پر بہت بڑی بخشش دینے کا ارادہ کیا گیا۔ اس کے بعد جب وہ عالم (جنہوں نے اس طرح مؤطا لکھی تھی) ان کے اس فعل پر متنبہ ہوئے تو انہوں نے اپنی اس ترتیب کو بدل دیا اور اس طرح مختصر درود شریف کی جگہ "ص" لکھنے کو حرام قرار دیا اور اس کوتاہی کو درست کر دیا۔ وہ ہمیشہ اس کا اعتراف کرتے تھے کہ واقعی درود شریف کا حذف کرنا نقصان عظیم ہے۔ اخیر ہم سوال کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی ذات عالی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کی توفیق کی۔ جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک آئے خواہ خط وکتابت میں یا کسی نقطہ شناسی میں۔ صلی اللہ علیہ وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً۔ آمین

☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆

باب ششم

کتابتِ درود شریف کے بارے میں اکابرین علمائے اہل سنت والجماعت کے ارشادات

رونق بزم ہستی عالم صلی اللہ علیہ وسلم

اصل فروغ نسل آدم علیہ السلام
رونق بزم ہستی عالم ﷺ
سرور عالم، ختم رسولاں، ہادی دوراں مخزن عرفاں
داعی ایماں ، ذات مکرم ﷺ
معدن ایماں، صاحب قرآں منبع خلق وجود وسخاوت
ذات گرامی رحمت عالم ﷺ
نازش دوراں فخر دوعالم
ہادی اکرم، رہبر اعظم، ﷺ
انساں کو انساں بنایا، سیدھا رستہ ہم کو دکھایا
عدل سراپا صدق مجسم ، ﷺ
وہ ہیں محیط عالم ہستی، ہستی
ذکر ہے ان کا بستی بستی، ﷺ
دل ہے ان کی یاد سے روشن، ذہن ہے ان کے نور سے رخشاں
آنکھ زیارت کو ہے ترستی، ﷺ
سارے سرکش سرگریباں ان کے حسن خلق کے آگے
زیر ہوئی ہر بالا دستی، ﷺ
مہر ومحبت، خلق و محبت، رافت وراحت ان کی بدولت
طیبہ میں ہر جنس ہے سستی، ﷺ

آپ کا ایوان خلد بداماں، جبرائیل آپ کے در کا درباں
سب سے اونچا آپ کا پرچم ﷺ
عرش کی زینت فرش کی عظمت، کون ومکاں میں باعث برکت
رحمت عالم ، شافع محشر ﷺ
کان صداقت، جان سخاوت، ماہ طریقت، مہر رسالت
فخر دوعالم ، محسن احسان ﷺ
قاسم نعمت، ناظم جنت، دونوں جہاں میں جن کی عظمت
زیر نگیں ہے عالم امکاں ﷺ

(۱) صلعم، صللم، وغیرہ لکھنے کے بارے میں مجدد اہل سنت، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

آپ نے زاد السعید میں لکھا ہے:

''جب اسم مبارک (حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) لکھے، صلوٰۃ وسلام بھی لکھے، یعنی صلی اللہ علیہ وسلم پورا لکھے، اس میں کوتاہی نہ کرے، صرف صلعم، صلی اللہ علیہ پر اکتفاء نہ کرے۔''

پھر حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہ مزید لکھتے ہیں کہ:

''ایک شخص حدیث شریف لکھتا تھا، اور بسبب بخل نام مبارک کے ساتھ درود شریف نہ لکھتا تھا، اس کے سیدھے ہاتھ کو مرض آکلہ عارض ہوا یعنی اس کا ہاتھ گل گیا۔''

(۲)..... مؤرخ اسلام حضرت علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

آپ لکھتے ہیں کہ:

''حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کے ساتھ صلعم کے اختصار کے بجائے پورا صلی اللہ علیہ وسلم لکھنے کے کیا گیا، تاکہ اس تساہل سے درود شریف پڑھنے کی برکت سے ناظرین کو محرومی نہ ہو۔'' (سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ طبع دوم)

مدرس دار العلوم دیوبند کا ارشاد

حضرت مولانا سید حسن خلف مولانا نبیہ حسن مدرس دار العلوم دیوبند فرماتے ہیں کہ ''نام مبارک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ درود شریف لکھنے کے لئے ہی

ماثور ہے، بالخصوص جب کہ احادیث نقل کیے جائیں اور اس کا ثبوت روایات مرفوعہ میں موجود ہے، غالباً اسی وجہ سے علماء حدیث نے ہر حدیث کے ساتھ درود وسلام کے لئے صیغہ کا اختیار فرمایا ہے'' (ہب النسیم صفحہ نمبر ۶۵)

حضرت مولانا سید محمد حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک جگہ پر فرماتے ہیں کہ:

''کتاب الصلوٰۃ میں علماء حدیث کے چند واقعات اس قسم کے ہیں کہ وہ حدیث کے ساتھ صرف صلی اللہ علیہ لکھتے تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عالم رویا میں ان کو اس پر تنبیہ فرمائی کہ ''وسلم'' کیوں نہیں لکھتے، اس تنبیہ کے بعد ان حضرات نے ہر حدیث کے ساتھ ''صلی اللہ علیہ وسلم'' لکھنا شروع کر دیا۔'' ہب النسیم ص ۹۴

﴿فائدہ﴾

غور فرمایئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم صرف لفظ ''وسلم'' ترک کرنے پر ناراض ہوئے، نامعلوم سالم درود شریف ترک کر کے صرف صلعم وغیرہ لکھنے سے کتنا ناراض ہوتے ہوں گے۔

حضرت مولانا سید حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک اور جگہ لکھا ہے کہ:

''اگر چند بار اسم مبارک سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھنے کا اتفاق ہو جیسے کہ علم حدیث کے لکھنے والوں کو ہوتا ہے تو چاہئے کہ ہر اسم مبارک کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم پورا لکھے، ایسا نہ کرے کہ صرف یا محض صلعم لکھ دے یا فقط کی علامت نام مبارک کے ساتھ بنائے، کیونکہ یہ ادب کے خلاف ہے۔''

ہب النسیم ص ۹۳

حضرت مولانا سید محمد حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مزید لکھا ہے کہ:

''جب اسم مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی جگہ لکھے تو صلوٰۃ وسلام ضرور

لکھے اور زبان سے بھی درود شریف پڑھے، صرف لکھنے پر اکتفا نہ کرے، محض اسم مبارک تحریر کرنا اور صلوٰۃ وسلام نہ لکھنا بڑی گستاخی اور بڑی محرومی ہے۔"

یہ سارے حوالہ جات "ہب النسیم" کے ہیں، اس کا نام "ہب النسیم" امام اہل سنت، مجدد اہلسنت، حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ہی رکھا تھا، مزید براں اس پر شیخ الادب حضرت مولانا محمد اعزاز علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نور اللہ مرقدہ کی تقریظیں موجود ہیں۔

(۴) مفتی اعظم حضرت مولانا محمود حسن گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

ایک شخص کے استفسار پر فرمایا کہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ صلعم لکھنا مجمع البحار میں اس کو ناجائز لکھا ہے، اور صرف ص لکھنا بخل ہے۔ ملفوظات فقیہ الامت ج ۱ ص ۲۸۴

(۵)...... شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی نور اللہ مرقدہ کا ارشاد

آپ نے اپنی کتاب "فضائل درود شریف" لکھی ہے، اس میں مذکورہ مسئلہ پر تنبیہ بڑے احسن انداز میں لکھی ہے۔

(٦) مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

آپ نے تنقیح الکلام میں بھی اس موضوع پر اچھی خاصی بحث فرمائی ہے، بخاری شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی واسم گرامی کے ساتھ نمایاں طور پر صلی اللہ علیہ وسلم نظر آتا ہے۔

باب ہفتم

حضور نبی کریم ﷺ کے نام مبارک پر لفظ سیدنا اور مولانا کے اطلاق پر ایک علمی تحقیق

آپ ﷺ ہیں دنیا بھر کے سہارے

آپ ہیں سب پیاروں سے پیارے، ﷺ
صدقے ہوں ماں باپ ہمارے؛ ﷺ
آپ عرب والوں کے نبی ہیں، آپ عجم والوں کے پیمبر
آپ ہیں دنیا بھر کے سہارے، ﷺ
یہ رشتہ ہر رشتے سے بہتر، یہ ناتا ہر ناتے سے اچھا
ہم ہیں ان کے وہ ہیں ہمارے ﷺ
اللہ اللہ آپ کے جلوے، ماند ہوئے ہیں جن کے آگے
دن کو سورج، سورج شب کے ستارے ﷺ
اللہ اللہ ان کا رتبہ سبحان اللہ ان کی قسمت
جو بھی زبان دل سے پکارے، ﷺ
بزم دو عالم آپ سے روشن، آپ کے جلوے گلشن گلشن
فخر دوعالم خلق کے پیکر، ﷺ
دونوں جہاں میں آپ کا غلبہ دونوں جہاں میں آپ کا چرچا
دونوں جہاں کے آپ ہیں سرور، ﷺ
سوز بھی دیکھا ساز بھی دیکھا، آپ کا یہ اعجاز بھی دیکھا
بول اٹھے مٹھی میں کنکر، ﷺ
چاند ستارے نقش قدم ہیں، آپ کے سب ممنون کرم ہیں
آپ گئے ہیں عرش بریں پر، ﷺ
آپ تو ہیں محبوب خدا کے، آپ کا ثانی کوئی نہیں
کوئی نہیں ہے آپ کا ہمسر، ﷺ
حسن ازل کا مظہر اول، ﷺ

عاقب و حاشر، کامل واکمل، ﷺ
ان کا تبسم نور بداماں، ان کا تکلم مقصد قرآن
ان کا سراپا، احسن و اجمل، ﷺ
رخشاں رخشاں منظر سارے، دشت وچمن اور چاند ستارے
محوثنا ہے کونپل کونپل، ﷺ
روح بہاراں، شان نگاراں، ساقی کوثر، ہادی دوراں
حاصل ایماں احمد مرسل، ﷺ
وہ ہیں چراغ بزم نبوت، وہ ہیں ماہ برج رسالت
روشن ان سے عدل کی مشعل ﷺ
پایا کہاں سے مایہ ایماں، پائی کہاں سے دولت عرفاں
یہ سب ہیں اکرام محمد، ﷺ
آپ کا ہر اک بول ہے پیارا، آپ پہ ہے ایماں ہمارا
آپ ہیں خود قرآن مجسم، ﷺ
روشن روشن پیارے پیارے چرخ بریں کے جیسے تارے
آپ کے ساتھی آپ کے ہمدم ﷺ
اے بطحا کو جانے والو، مجھ کو بھی اپنے ساتھ ہی لے لو
میں بھی ہوں مست جام محمد، ﷺ
دل کے سکوں کا راز ہے اتنا، جو پوچھے اس سے کہہ دینا
لیتے رہو بس نام محمد، ﷺ
بار الہا! گم کر دے بہزاد کو تو عشق بطحا میں
صدقہ فیض عام محمد، ﷺ
ارشد میرتو ہے بے چارا، وصف نبی کا کیسے ہو یارا
آپ کا واصف، رب دو عالم

حضور نبی کریم ﷺ کے نام مبارک پر لفظ ''سیدنا'' کے اطلاق پر ایک علمی تحقیق

سیدنا کا لفظ بڑھا دینا مستحب ہے

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی کے ساتھ شروع میں سیدنا کا لفظ بڑھا دینا مستحب ہے۔ درمختار میں لکھا ہے کہ سیدنا کا لفظ بڑھا دینا مستحب ہے اس لئے کہ ایسی چیز کی زیادتی جو واقعہ میں ہو عین ادب ہے جیسا کہ رملی شافعی رحمہم اللہ وغیرہ نے کہا ہے۔ اھ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سید ہونا ایک امر واقعی ہے۔

اور (نماز میں) بظاہر یہ لفظ ''سیدنا'' ماثور کی اتباع کی وجہ سے کہا جانا منع ہے۔ نماز کے علاوہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس کا انکار تواضع اور منہ پر تعریف کی وجہ سے ہوسکتا ہے یا اس لئے کہ یہ لفظ زمانہ جاہلیت میں سلام میں بھی استعمال کیا جاتا تھا یا اس لئے بھی کہ لوگ تعریف میں بہت زیادہ مبالغہ کیا کرتے تھے ،مبادا شیاطین ان کو خواہشات کی گمراہی میں نہ ڈال دے مثلاً انت سیدنا. انت والدنا. انت افضلنا علینا فضلاً. وانت اطولنا علینا طولاً. وانت الجفنة الغراء وانت وانت یعنی آپ ہمارے سردار ہیں، آپ ہمارے والد ہیں، آپ ہم پر افضلیت رکھتے ہیں، آپ ہم پر بہت زیادہ بلندی رکھتے ہیں، اور آپ چمکدار بڑے برتن ہیں اور آپ ہی آپ ہیں وغیرہ لہذا فرمایا جو القاب وآداب پہلے کہا کرتے تھے وہی کہو۔

ایک اشکال اور اس کا علمی جواب

لہذا اس کے بڑھانے میں کوئی اشکال کی بات نہیں، بلکہ ادب یہی ہے لیکن بعض لوگ اس سے منع کرتے ہیں غالباً ان کو ابوداؤد شریف کی ایک حدیث سے اشتباہ

ہو رہا ہے۔ ابوداؤد شریف میں ایک صحابی ابو مطرف رضی اللہ عنہ سے یہ نقل کیا گیا ہے کہ میں ایک وفد کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ''انت سیدنا'' آپ ہمارے سردار ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا السید اللہ یعنی حقیقی سید تو اللہ ہی ہے اور یہ ارشاد عالی بالکل صحیح ہے۔ یقیناً حقیقی سیادت اور کمال سیادت اللہ ہی کیلئے ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر سیدنا کا بڑھانا ناجائز ہے۔

بالخصوص جب کہ خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد جیسا کہ مشکوۃ میں بروایۃ شیخین (بخاری ومسلم) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے کہ انا سید الناس یوم القیمة الحدیث کہ میں لوگوں کا سردار ہوں گا قیامت کے دن۔ اور دوسری حدیث میں مسلم کی روایت سے نقل کیا ہے ''انا سید ولد ادم یوم القیمة'' کہ میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں گا۔ نیز بروایت ترمذی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے انا سید ولد ادم یوم القیمة ولافخر کہ میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور کوئی فخر کی بات نہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس پاک ارشاد کا مطلب جو ابوداؤد شریف کی روایت میں گزرا وہ کمال سیادت مراد ہے، جیسا کہ بخاری شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ مسکین وہ نہیں ہے جس کو ایک ایک دو دو لقمے در بدر پھراتے ہوں بلکہ مسکین وہ ہے جس کے پاس نہ وسعت ہو نہ لوگوں سے سوال کرے۔

اسی طرح مسلم شریف میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ تم پچھاڑنے والا کس کو سمجھتے ہو (یعنی وہ پہلوان جو دوسرے کو زیر کردے) صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ

(صلی اللہ علیہ وسلم)! اس کو سمجھتے ہیں۔ جس کو کوئی دوسرا پچھاڑ نہ سکے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ پہلوان نہیں، بلکہ پچھاڑنے والا (یعنی پہلوان) وہ ہے جو غصہ کے وقت میں اپنے نفس پر قابو پائے۔

اسی حدیث پاک میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ سوال بھی نقل کیا گیا کہ تم رقوب (یعنی لا ولد) کس کو کہتے ہو؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ جس کے اولاد نہ ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ لاولد نہیں، بلکہ لاولد وہ ہے جس نے کسی چھوٹی اولاد کو ذخیرہ آخرت نہ بنایا ہو (یعنی اس کے کسی معصوم بچہ کی موت نہ ہوئی ہو)

اب ظاہر ہے کہ جو مسکین بھیک مانگتا ہو اس کو مسکین کہنا کون ناجائز کہہ دے گا اسی طرح جو پہلوان لوگوں کو پچھاڑ دیتا ہو لیکن اپنے غصہ پر اس کو قابو نہ ہو وہ تو بہر حال پہلوان ہی کہلائے گا۔ اسی طرح سے ابوداؤد شریف میں ایک صحابی کا قصہ نقل کیا ہے کہ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر مہر نبوت دیکھ کر یہ درخواست کی تھی کہ آپ کی پشت مبارک پر (جو ابھرا ہوا گوشت ہے) مجھے دکھلائیے کہ میں اس کا علاج کروں کیونکہ میں طبیب ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طبیب تو اللہ تعالیٰ شانہ ہی ہیں جس نے اس کو پیدا کیا (الیٰ آخر القصہ) اب ظاہر ہے کہ اس حدیث پاک سے معالجوں کو طبیب کہنا کون حرام کہہ دے گا، بلکہ صاحب مجمع نے تو یہ کہا ہے کہ اللہ کے ناموں میں سے طبیب نہیں ہے اور اسی طرح سے احادیث میں بہت کثرت سے یہ مضمون ملے گا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے مواقع میں کمال کے اعتبار سے نفی فرمائی ہے، حقیقت کی نفی نہیں۔

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علامہ مجدالدین رحمۃ اللہ علیہ (صاحب قاموس) نے لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ بہت سے لوگ **اللھم صل علی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم** کہتے ہیں، اور اس میں بحث ہے۔ وہ یوں کہتے ہیں کہ نماز میں تو ظاہر ہے کہ نہ کہنا چاہئے۔ نماز کے علاوہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے

اس شخص پر انکار کیا تھا جس نے آپ کو "سیدنا" سے خطاب کیا تھا جیسا کہ حدیث مشہور میں ہے (وہی حدیث ابوداؤد جو اوپر گزری) لیکن حضور کا انکار احتمال رکھتا ہے کہ تواضع ہو یا منہ پر تعریف کرنے کو پسند نہ کیا ہو، یا اس وجہ سے کہ یہ زمانہ جاہلیت کا دستور تھا، یا اس وجہ سے کہ انہوں نے مبالغہ بہت کیا۔

چنانچہ انہوں نے کہا تھا کہ آپ ہمارے سردار ہیں، آپ ہمارے باپ ہیں، آپ ہم سے فضیلت میں بہت زیادہ بڑھے ہوئے ہیں۔ آپ ہم پر بخشش کرنے میں سب سے بڑھے ہوئے ہیں اور آپ جفنة الغرا ہیں۔ یہ بھی زمانہ جاہلیت کا ایک مشہور مقولہ ہے کہ وہ اپنے اس سردار کو جو بڑا کھلانے والا ہو، اور بڑے بڑے پیالوں میں لوگوں کو دنبوں کی چکتی اور گھی سے لبریز پیالوں میں کھلاتا ہو، اور آپ ایسے ہیں، اور آپ ایسے ہیں، تو ان سب باتوں کے مجموعہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار فرمایا تھا اور فرمایا تھا کہ شیطان تم کو مبالغہ میں نہ ڈال دے۔ حالانکہ صحیح حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ثابت ہے "انا سید ولد ادم" کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں۔ نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ثابت ہے اپنے نواسہ حسن رضی اللہ عنہ کے لئے "ابنی ھذا سید" میرا یہ بیٹا سردار ہے۔ اسی طرح سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے بارے میں ان کی قوم کو یہ کہنا "قوموا الیٰ سیدکم" کہ کھڑے ہو جاؤ اپنے سردار کیلئے اور امام نسائی کی کتاب "عمل الیوم واللیلة" میں حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو "یا سیدی" کے ساتھ خطاب کرنا وارد ہے اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ورد میں "اللھم صل علیٰ سید المرسلین" کا لفظ وارد ہے۔

ان سب امور میں دلالت واضح ہے اور روشن دلائل ہیں اس لفظ کے جواز میں اور جو اس کا انکار کرے وہ محتاج ہے اس بات کا کہ کوئی دلیل قائم کرے علاوہ اس حدیث کے جو اوپر گزری اس لئے کہ اس میں احتمالات مذکورہ ہونے کی وجہ سے اس کو

دلیل نہیں بنایا جاسکتا۔ الیٰ اخر ماذکرہ' یہ تو ظاہر ہے جیسا کہ اوپر بھی ذکر کیا گیا
کہ کمال سیادت اللہ ہی کیلئے ہے لیکن کوئی دلیل ایسی نہیں جس کی وجہ سے اس کا اطلاق
غیر اللہ پر ناجائز معلوم ہوتا ہو۔ قرآن پاک میں حضرت یحییٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ
والسلام کے بارے میں سیداً وحصوراً کا لفظ وارد ہے۔

بخاری شریف میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد منقول ہے وہ فرمایا کرتے تھے
ابو بکر سیدنا واعتق سیدنا یعنی بلالاً۔'' ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے سردار ہیں
اور ہمارے سردار یعنی بلال رضی اللہ عنہ کو آزاد کیا۔''

علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ شرح بخاری میں لکھتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے
جب انصار کو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے بارے میں قوموا الی سیدکم یعنی'' اپنے
سردار کے لئے کھڑے ہوجاؤ'' کہا، تو اس سے استدلال کیا جاتا ہے اس بات پر کہ اگر
کوئی شخص سیدی اور مولائی کہے تو اس کو نہیں روکا جائے گا اس لئے کہ سیادت کا مرجع اور
مآل اپنے ماتحتوں پر بڑائی ہے اور ان کے لئے حسن تدبیر۔ اسی لئے خاوند کو سید کہا جاتا
ہے جب قرآن پاک میں والفیاسیدھا فرمایا۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے
کسی شخص نے پوچھا تھا کہ کیا کوئی شخص مدینہ منورہ میں اس کو مکروہ سمجھتا ہے کہ اپنے
سردار کو یا سیدی کہے؟

انہوں نے فرمایا کوئی نہیں الخ۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے جواز پر
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد "من سیدکم" سے بھی استدلال کیا ہے، جو ایک
حدیث کا ٹکڑا ہے جس کو خود امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ادب المفرد میں ذکر کیا ہے کہ
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوسلمہ سے پوچھا من سیدکم کہ تمہارا سردار کون
ہے؟ انہوں نے عرض کیا "جدبن قیس"۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بل
سیدکم عمرو بن جموح بلکہ تمہارا سردار عمرو بن جموح ہے۔ نیز اذا نصح
العبد سیدہ' مشہور حدیث ہے جو متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے حدیث کی اکثر

کتابوں بخاری شریف وغیرہ میں مذکور ہے۔ نیز حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی
حدیث سے بخاری شریف میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ کوئی
شخص اطعم ربک وضی ربک نہ کہے، یعنی اپنے آقا کو رب کے لفظ سے تعبیر
نہ کرے ولیقل سیدی ومولای بلکہ یوں کہے کہ میرا سید اور میرا مولیٰ۔ یہ تو سید
اور مولیٰ کہنے کا حکم صاف ہے۔

لفظ سیدنا کے متعلق حضرت سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ کی قاضی سعودیہ سے گفتگو

حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ آخری بار جب
سفر حجاز میں گئے ہیں، وہاں تازہ حکومت تھی سعودیہ کی بعضے خدام نے بعض احباب
نے مشورہ دیا کہ حضرت سلطان سے ملاقات کرلیں، حضرت نے فرمایا کہ میں ایک
طالب علم آدمی ہوں بوریے پر بیٹھنے والا کہاں سلطان سے ملاقات کرنے کے لئے
جاؤں، کہنے والے نے کہا کہ سلطان خود خواہش مند ہے ملاقات کا، حضرت نے فرمایا
سبحان اللہ خواہش مند تو ہیں وہ اور ملاقات کے لئے جاؤں میں، وہ تشریف لاویں تو
کس نے منع کیا ان کو، غرض نہیں گئے۔

ایک مرتبہ ہوشیاری کی احباب نے خدام نے موٹر لا کر حاضر کی کہ ذرا ہوا خوری
کے لئے تشریف لے چلیں، فرمایا اچھی بات ہے بیٹھ گئے، ایک باغ میں لیجا کر اُتارا،
اس باغ میں سلطان موجود تھے، اور قاضی القضاۃ بھی موجود تھے، تعارف ہوا، اور
ملاقات ہوئی، یہ وہ وقت تھا جہاں لفظ سیدنا کسی نے کہا مکہ میں مدینہ میں اس کے بارے
میں کہا جاتا کافر کافر، شرطی کہتا مشرک، حضرت نے سلطان اور قاضی صاحب سے لفظ
سیدنا کے متعلق پوچھا آپ کا کیا خیال ہے؟ قاضی صاحب نے کہا کہ ثابت نہیں،

حضرت نے فرمایا ثابت تو ہے، حدیث میں آیا ہے "انا سید ولد آدم ولا فخر" اپنے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سید کا لفظ استعمال کیا ہے، انا سید ولد آدم ولا فخر اس پر قاضی صاحب نے کہا اس صیغہ کے ساتھ تو ثابت نہیں "اللھم صلی علی سید نا محمد" حضرت نے فرمایا یہ جو اللہ تعالیٰ کہتے ہیں یہ تعالیٰ کہاں ثابت ہے ہر جگہ پر کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ کون کہا کرتا ہے، کہ ہمارے نام کے ساتھ تعظیمی لفظ لگاؤ، سلطان بھی سن رہے تھے غور سے۔

اس گفتگو کے بعد سلطان نے پوچھا قاضی صاحب سے کہ کسی حدیث میں ممانعت آئی ہے سید نا کی؟ کہا نہیں ممانعت تو نہیں ہے، کہا پھر کیوں تشدد اختیار کر رکھا ہے، غرض اس طرح تشدد ختم ہوا۔

اس کے بعد حضرت نے دریافت فرمایا سلطان سے کہ یہ جو حاجیوں سے ٹیکس لیا جاتا ہے، یہ کون سی دلیل سے ثابت ہے، شریعت تو ہر قسم کے ٹیکس کو حرام قرار دیتی ہے، کہا دلیل سے تو ثابت نہیں، باقی حکومت بھی کس طرح چلے، حضرت نے فرمایا، بس حکومت چلانا میں نہیں جانتا یہ میری لائن کی چیز نہیں، جو چلانا جانتے ہیں، وہ جانیں کہ حلال طریقہ پر چلتی ہے، یا حرام طریقہ پر چلتی ہے، میں نہیں جانتا اس کو مجھے تو صرف یہ بتانا ہے کہ ٹیکس موجب لعنت ہے اس کی اجازت نہیں، اس کو ختم کیا جائے۔

ملفوظات فقیہ الامت ج ۳ ص ۱۶۸

درود شریف میں لفظ سید نا کا اضافہ

سوال:...... تذکرۃ الرشید، ص ۲۹۱، میں ہے کہ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے مولانا ولایت حسین صاحب نے سوال کیا کہ نماز کے درود شریف میں لفظ سید نا ملانا چاہئے یا نہیں؟

جواب:...... حضرت نے فرمایا ہاں!

مولوی صاحب نے عرض کیا کسی روایت میں لفظ سید نا پایا نہیں گیا، حضرت امام ربانی نے فرمایا کہ اگرچہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظِ سید نا نہ فرمایا ہو مگر ہمیں یہی لائق ہے کہ لفظ سید نا ملائیں، اسی طرح شامی ص ۳۴۵، ج ۱،) کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے، کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک نام کیساتھ لفظ سید نا بڑھا دینا مستحب اور افضل ہے۔

سوال:...... علی ہذا حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی لکھا کہ درود شریف میں لفظ سید نا اور وصحبہ کا اضافہ کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ضرور کرلیں، (یعنی اضافہ نہ کرنے میں بھی کوئی گناہ نہیں) اب پوچھنا یہ ہے کہ اس سے اتنی بات تو سمجھ میں آگئی کہ لفظ سید نا درود شریف میں بڑھا دینا چاہئے، مگر ہم بچوں کیلئے ابتدائی ضروری امور سے متعلق کوئی رسالہ چھپوانا چاہتے ہیں اس میں جو ہم درود شریف بچوں کو یاد کرانے کیلئے لکھیں گے تو کیا اسی میں لفظ سید نا کا اضافہ کرکے چھپوادیں اس کی گنجائش ہے۔

جواب:...... بچوں کو جو درود شریف سکھایا جائے اس میں لفظ سید نا کا بڑھا دینا مناسب ہے چھپوانے کی بھی گنجائش ہے، مگر التحیات میں جو اشھدان محمد اًعبدہ ورسولہ پڑھا جاتا ہے، اس میں لفظ سید نا نہ پڑھا جائے۔

ملفوظات فقیہ الامت ج ۱ ص ۳۴۰

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک پر لفظ "مولانا" کے اطلاق پر ایک علمی تحقیق

اسی طرح سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام پر "مولانا" کا لفظ بھی بعض لوگ پسند نہیں کرتے۔ ممانعت کی کوئی دلیل باوجود تلاش کے نہیں ملتی، البتہ غزوہ احد کے قصہ میں ابوسفیان کو جواب دیتے ہوئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد "اللہ مولانا ولا مولیٰ لکم" وارد ہے اور قرآن پاک میں سورۃ محمد ﷺ

میں " ذلک بان اللہ مولی الذین امنوا وان الکفرین لا مولیٰ لھمO "
وارد ہوا ہے لیکن اس سے غیر اللہ پر لفظ مولیٰ کے اطلاق کی ممانعت معلوم نہیں ہوتی
یہاں بھی کمال ولایت مراد ہے کہ حقیقی مولیٰ وہی پاک ذات ہے۔ جیسا کہ اللہ جل
شانہ نے ارشاد فرمایا:

مالکم من دون اللہ من ولی ولا نصیر کہ تمہارے لئے اللہ کے سوا نہ
کوئی ولی ہے نہ کوئی مددگار۔

اور دوسری جگہ ارشاد ہے " واللہ ولی المؤمنینO " اور بخاری شریف
میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "من ترک کلاً اوضیاعاً فانا ولیہ"
یہاں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپ کو ولی بتایا ہے۔ ابھی بخاری شریف
کی حدیث سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد ولیقل سیدی ومولای
کہ اپنے آقا کو سیدی ومولائی کہا کرے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد مولیٰ
القوم من انفسھم مشہور ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ شانہٗ کا ارشاد
ہے۔"ولکل جعلنا موالی مما ترک الوالدان" الآیۃ، اور حدیث وفقہ کی
کتاب النکاح تو کتاب الاولیاء سے پر ہے، اور مشکوۃ شریف میں بروایت شیخین
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے متعلق
"انت اخونا ومولانا" وارد ہے۔

نیز بروایت مسند احمد وترمذی حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے حضور
اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے" من کنت مولاہ فعلی مولاہ"
یعنی جس کا میں مولیٰ ہوں علی اس کے مولیٰ ہیں۔ یہ حدیث مشہور ہے:

قال صاحب تحفۃ الاحوذی لحدیث الترمذی اخرجہ احمد
والنسائی والضیاء وفی الباب عن بریدۃ اخرجہ احمد وعن البراء
بن عازب اخرجہ احمد وابن ماجۃ وعن سعد بن ابی وقاص

اخرجہ ابن ماجۃ وعن علی اخرجہ احمداہ وقال القاری بعد ذکر
تخریجہ والحاصل ان ھذا حدیث صحیح. لا مریۃ فیہ بل بعض
الحفاظ عدہ متواتراً اذ فی روایۃ لا حمدانہ سمعہ من النبی صلی
اللہ علیہ وسلم ثلاثون صحابیاً وشھدوابہ لعلی لما نوزع فی
خلافتہ اھ.

متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے نقل کی گئی ہے۔ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ
اس حدیث کی شرح میں نہایہ سے لکھتے ہیں کہ مولیٰ کا اطلاق بہت سے معنی پر
آتا ہے جیسے رب اور مالک اور سید اور منعم یعنی احسان کرنے والا، اور
معتق یعنی غلام آزاد کرنے والا اور ناصر (مددگار) اور محب اور تابع اور پڑوسی
اور چچازاد بھائی اور حلیف وغیرہ وغیرہ بہت سے معنی گنوائے ہیں، اس لئے ہر
ایک کے مناسب معنی مراد ہوں گے۔ جہاں اللہ مولانا ولا مولیٰ لکم
وارد ہوا ہے وہاں رب کے معنی میں ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام
مبارک پر آیا ہے جیسا کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ وہاں ناصر اور
مددگار کے معنی میں ہے۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کا شان ورود یہ لکھا ہے کہ حضرت اسامہ بن
زید رضی اللہ عنہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ سے یہ کہہ دیا تھا کہ تم میرے مولا نہیں
ہو، میرے مولا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ
ارشاد فرمایا کہ میں جس کا مولیٰ ہوں علی اس کے مولیٰ ہیں۔

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے قول بدیع میں اور علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے
مواہب لدنیہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء مبارکہ میں بھی لفظ مولیٰ کا شمار
کرایا ہے۔

علامہ زرقانی لکھتے ہیں مولیٰ یعنی سید، منعم، مددگار، محب اور یہ اللہ تعالیٰ شانہٗ کے

ناموں میں سے ہے اور عنقریب مصنف یعنی علامہ قسطلانی کا استدلال اس نام پر ''انا اولیٰ بکل مؤمن'' سے آرہا ہے۔اس کے بعد علامہ زرقانی رحمۃ اللہ علیہ علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کی شرح کرتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں کی شرح میں کہتے ہیں کہ ولی اور مولیٰ یہ دونوں اللہ کے ناموں میں سے ہیں اور ان دونوں کے معنی مددگار کے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، جیسا کہ بخاری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے **انا ولی کل مؤمن**. اور بخاری ہی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ کوئی مومن ایسا نہیں کہ میں اس کے ساتھ دنیا وآخرت میں اولیٰ نہ ہوں۔پس جس نے مال چھوڑا ہو وہ اس کے ورثاء کو دیا جائے اور جس نے قرضہ یا ضائع ہونے والی چیزیں چھوڑی ہوں وہ میرے پاس آئے میں اس کا مولیٰ ہوں۔نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس کا میں مولیٰ ہوں علی اس کا مولیٰ ہے۔امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو روایت کیا ہے اور اس کو حسن بتایا ہے۔انتہیٰ۔

علامہ رازی رحمۃ اللہ علیہ سورۂ محمد کی آیت شریفہ **وان الکافرین لا مولیٰ لھم** کے ذیل میں تحریر فرماتے ہیں کہ اگر یہ اشکال کیا جائے کہ آیت بالا اور دوسری آیت شریفہ **ثم ردو الی اللہ مولھم الحق** میں کس طرح جمع کیا جائے تو یہ کہا جائے گا کہ مولیٰ کے کئی معنی آتے ہیں۔سردار کے، رب کے، مددگار کے۔پس جس جگہ یہ کہا گیا ہے کہ کوئی مولیٰ نہیں ہے وہاں یہ مراد ہے کہ کوئی مددگار نہیں اور جس جگہ ''**مولھم الحق**'' کہا گیا ہے وہاں ان کا رب اور مالک مراد ہے۔انتہیٰ

صاحب جلالین نے سورۂ انعام کی آیت **مولھم الحق** کی تفسیر مالک کے ساتھ کی ہے۔اس پر صاحب جمل لکھتے ہیں کہ مالک کے ساتھ تفسیر اس واسطے کی گئی۔ہے کہ آیت شریفہ مؤمن اور کافر دونوں کے بارے میں وارد ہوئی ہے اور دوسری آیت یعنی سورۂ محمد میں **ان الکافرین لا مولیٰ لھم** وارد ہوا ہے۔ان

دونوں میں جمع اس طرح پر ہے کہ مولیٰ سے مراد پہلی آیت میں مالک خالق اور معبود ہے، اور دوسری آیت میں مددگار۔لہٰذا کوئی تعارض نہیں رہا۔اس کے علاوہ بہت سی وجوہ اس بات پر دال ہیں کہ مولا جب کہ رب اور مالک کے معنی میں استعمال ہو تو وہ مخصوص ہے اللہ جل شانہٗ کے ساتھ لیکن جب سردار اور اس جیسے دوسرے معنی میں مستعمل ہو تو اس کا نہ صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بلکہ ہر بڑے پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔اس سے پہلے نمبر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد غلاموں کے بارے میں گزر چکا ہے کہ وہ اپنے آقا کو سیدی ومولائی کے لفظ سے پکارا کریں۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے بروایت احمد حضرت رباح رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ ایک جماعت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس کوفہ میں آئی، انہوں نے آکر عرض کیا '' **السلام علیک یا مولانا**'' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''میں تمہارا مولا کیسے ہوں تم عرب ہو'' انہوں نے عرض کیا '' ہم نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے **من کنت مولاہ فعلی مولاہ** میں جس کا مولا ہوں علی اس کے مولا ہیں۔'' جب وہ جماعت جانے لگی تو میں ان کے پیچھے لگا اور میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں تو مجھے بتایا گیا کہ یہ انصار کی جماعت ہے، جس میں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فتح الباری میں اس سلسلہ میں بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مولیٰ کا اطلاق سید کے بنسبت **اقرب الیٰ عدم الکراھۃ** ہے۔ اس لئے کہ سید کا لفظ تو اعلیٰ ہی پر بولا جاتا ہے لیکن لفظ مولیٰ تو اعلیٰ اور اسفل دونوں پر بولا جاتا ہے ۔

یارب صل وسلم دائما ابدا
علی حبیبک خیر الخلق کلھم

مختصر کلام

یہ ادب ہے کہ اگر کسی تحریر میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام گزرے تو وہاں بھی درود شریف لکھنا چاہیے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی کے ساتھ شروع میں ''سیدنا'' کا لفظ بڑھا دینا مستحب ہے، اور یہی ادب ہے۔ (درمختار)

علاوہ ازیں اور بھی تصریحات ملتی ہیں، لیکن سمجھدار کے لئے اتنا ہی کافی ہے، اور یہ کوئی اختلافی مسئلہ نہیں کہ جس سے کوئی ضد میں پھنس جائے۔

واللّٰہ یھدی من یشاء من عبادہ وھو اللطیف الخبیر.

☆......☆......☆......☆......☆......☆

جاری ہو، دن رات زباں پر صلی اللہ علیہ وسلم

دین کی خاطر ہر غم سہنا، حق کی دعوت دیتے رہنا
اللہ اللہ عزم محکم، ﷺ
شاہ وگدا و اسود واحمر ان کی نظر میں سب ہیں برابر
ان کا لقب ہے رحمت عالم، ﷺ
ہادی برحق کی یہ امت زیست کا مقصد بھول چکی ہے
دین پہ اب دنیا ہے مقدم، ﷺ
جسم میں جب تک جان ہے اپنے، دل میں یہی ارمان ہے اپنے
آپ کی اطاعت کرتے رہیں ہم، ﷺ
یاد محمد دل میں بسی ہے، نام محمد ورد زباں ہے
صلی اللہ علیہ وسلم، صلی اللہ علیہ وسلم
علم کا پیکر، علم کا مصدر، لطف کی ضو، اخلاص کا مظہر
خلق مجسم مہر کا خوگر، ﷺ
عالم عالم ہے اقراری، کیا خاکی کیا نوری، ناری
ہوا نہ ہوگا ان کا ہمسر، ﷺ
یہ بھی ہے فیضان پیمبر، ذرے چمکے تارے بن کر
پارس ہو گیا ہر اک پتھر، ﷺ
ثاقب کا ایمان یہی ہے، بخشش کا سامان یہی ہے
جاری ہو، دن رات زباں پر، ﷺ
زخم جگر کے سل جاتے ہیں روح کے غنچے کھل جاتے ہیں

آجائے جب لب پہ اچانک ﷺ
ہادی اکرم، خلق مجسم،
رحمت ان کی عالم عالم، ﷺ
اللہ کو کب دیکھا ہم نے، سن کے نبی سے مانا ہم ہے
ایماں کی بنیاد محکم، ﷺ
یہ نشہ اب کیا اترے گا، یہ نشہ تو اور چڑھے گا
ورد کریں گے تا بہ ابدا ہم، ﷺ
منبع ایماں، مصدر عرفاں، رحمت یزداں صاحب قرآں
ہادی دوراں، قبلہ عالم، ﷺ
دوش پہ انور کملی کالی، صورت انساں شان نرالی
یعنی سراپای رحمت عالم، ﷺ
سارے جہاں کے سید وسرور، مقتدی ان کے سارے پیمبر
سارے زمانے ان کے ثنا گر، ﷺ
ذکر ان کا ہے بستی بستی کتنی عظیم ہے ان کی ہستی
ہیں وہ ثبوت ہستی داور، ﷺ
درباں ان کا روح امیں ہے معجزہ ان کا دین مبیں ہے
شرع متیں ہے راہ منور، ﷺ
ان کی یاد اک ایسی مہک ہے، پھیلی ہوئی جو روح تلک ہے
نقش انہی کا نام ہے دل پر، ﷺ
کاش مری امید برآئے، حشر کے روز میسر آئے
سایہ رحمت ساقی کوثر، ﷺ

حسن کا پیکر ان کی ہستی، ان سے رونق بستی بستی
کس کے ہیں ان جیسے خال وخد، ﷺ
ہر کوئی انکا گرویدہ، قرآں ان کا لیک قصیدہ
ان کا فعل ہے باطل کا رد، ﷺ
دنیا میں ممتاز وہی ہیں، سب میں سرفراز وہی ہیں
نبیوں میں بھی وہ بالا قد، ﷺ
عشق ہواور آداب میں خست، نعت ہواور لفظوں میں کفایت
کہنا ہوگا بجائے صلعم صللم ، ﷺ

اختتام کتاب پر قدوۃ الاولیاء، زبدۃ الاتقیاء

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی دعا

اپنی کتاب کو بندۂ ناچیز حصول برکت کیلئے حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی دعا پر ختم کرتا ہے، جو حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے ''الاخبار الاخیار'' کے خاتمہ پر تحریر فرمائی ہے۔

اے ہمارے پیارے اللہ! (عزوجل) ہمارے سردار محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اتنا درود وسلام بھیج جتنے بارش کے قطرے ہیں۔

اے ہمارے پیارے اللہ! (عزوجل) ہمارے پیارے آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اتنے درود وسلام بھیج جتنے درختوں کے پتے ہیں۔

اے ہمارے پیارے اللہ! (عزوجل) ہمارے پیارے آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اتنے درود وسلام بھیج جتنے ریت کے ذرے ہیں۔

اے ہمارے پیارے اللہ! (عزوجل) ہمارے پیارے آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) شفیع روز محشر پر اتنے درود بھیج جتنے آسمان پر تارے ہیں۔

اے ہمارے پیارے اللہ! (عزوجل) مدینے کے تاجدار (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اتنے درود وسلام بھیج جتنی تعداد میں تیری مخلوق ہے۔

اے ہمارے پیارے اللہ! (عزوجل) اس ذات پر درود وسلام بھیج جس پر درود وسلام پڑھنے سے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔

اے ہمارے پیارے اللہ! (عزوجل) درود وسلام بھیج اس ذات پر جس پر درود وسلام بھیجنے سے نیکوں پر بھی تیری رحمت برستی ہے اور گنہگاروں پر بھی تیری رحمت نچھاور ہوتی ہے۔

اے ہمارے پیارے اللہ! (عزوجل) درود وسلام بھیج ہمارے اس پیارے آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) پر کہ ہمارا مشقت میں پڑنا جن پر گراں گزرتا ہے۔

اے ہمارے پیارے اللہ! (عزوجل) درود وسلام بھیج ہمارے اس پیارے آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) پر کہ جسے ہم گنہگاروں اور بدکاروں کا غم رلاتا رہا۔

اے ہمارے پیارے اللہ! (عزوجل) درود بھیج اس پیکر حسن وجمال پر کہ جس کے جلوے کی ایک جھلک کے لئے ہر وقت کروڑوں دل بے قرار رہتے ہیں۔

اے ہمارے پیارے اللہ! (عزوجل) درود وسلام بھیج اس معدن لطف وکرم پر کہ جس پر درود وسلام پڑھنے کی برکت سے ہم اس جہان میں بھی کامیاب اور اس جہان میں بھی شادکام رہیں۔

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی (رحمۃ اللہ علیہ) مزید دعا میں فرماتے ہیں۔

''یا اللہ! (عزوجل) میرے پاس کوئی ایسا عمل نہیں ہے جو کہ تیری بارگاہ بے کس میں پناہ کے لائق ہو، میرے سارے عمل کوتاہیوں اور فساد نیت سے ملوث ہیں، سوائے ایک عمل کے...... وہ عمل کون سا ہے؟ وہ ہے تیرے پیارے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بارگاہ میں کھڑے ہو کر نہایت ہی انکساری، عاجزی اور محتاجی کے ساتھ درود وسلام کا تحفہ پیش کرنا، اے میرے رب کریم! (عزوجل) وہ کون سا مقام ہے جہاں اس درود وسلام کی مجلس کی نسبت زیادہ خیر وبرکت اور رحمت کا نزول ہوتا ہوگا؟ اے میرے پروردگار! (عزوجل) مجھے سچا یقین ہے کہ یہ (درود وسلام والا) عمل تیری بارگاہ میں ضرور قبول ہوگا، اس عمل کے رد ہو جانے یا رائگاں جانے کا ہرگز ہرگز کوئی راستہ نہیں ہے، کیونکہ جو اس (درود وسلام کے) دروازے سے آئے اسے اس کے رد ہو جانے کا کوئی خوف نہیں ہے۔''

یارب صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک

خیر الخلق کلهم وصلی اللہ علی النبی الامی

نعت شریف

چلو مدینے، چلو مدینے

از: شیخ الشیوخ، سلطان العارفین، چشمہ اسرار الٰہی

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کہے ہے، شوق نبی یہ آ کر، چلو مدینے، چلو مدینے
میں دل سے ہوں گا، تمہارا رہبر چلو مدینے، چلو مدینے
صبا بھی لانے لگی ہے، اب تو نسیم طیب، نسیم طیبہ
کہے ہے، شوق اب ہوا میں اڑ کر، چلو مدینے، چلو مدینے
خدا کے گھر میں تو رہ چکے ہم اب عمر اپنی ہوئی ہے آخر
مریں گے، اب تو نبی کے در پر، چلو مدینے، چلو مدینے
تو در بدر کیوں پھرے ہے، مارا جو دونوں عالم کی چاہے دولت
تو سر قدم ہو کے ورد یہ کر، چلو مدینے، چلو مدینے
یہ جذب عشق محمدی ہے، دلوں کو امت کے کھینچتا ہے
کہے ہے، ہر دل جو ہو کے مضطر، چلو مدینے، چلو مدینے
جیو کفر وظلم وفساد وعصیاں ہر اک جگہ سے ہوئے نمایاں
تو دین اسلام اٹھے یہ کہہ کر، چلو مدینے، چلو مدینے
ہلاکت امداد اب تو آئی جو فوج عصیاں نے کی چڑھائی
نجات چاہو تو اے برادر، چلو مدینے، چلو مدینے

☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆